Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اللہ — محمد رسول اللہ

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ

دنیا کے مذاہب پر نظر اور اہل مذاہب کا تشحیذ الاذہان

یعنی

اردو رسالہ

ریویو آف ریلیجنز

قادیان سے ہر انگریزی ماہ کی پانچ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

نمبر ۱۱ — ۵ - نومبر سنہ ۱۹۳۱ء — ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل — ۲۴ - جمادی الآخرہ سنہ ۱۳۵۰ھ — جلد ۳۰

فہرست مضامین

موجودہ زمانہ کے متعلق عظیم الشان پیشگوئی
روح کے متعلق سوال — ۳۹۷ / ۴۰۸ — مولانا عبداللطیف صاحب خانپور

آریہ سماج کا انجام — ۴۰۹ / ۴۱۷ — مولانا فتح محمد صاحب شرما کراچی

میرے تاثرات قادیان کے متعلق — ۴۱۸ / ۴۲۶ — ترجمہ

مردم شماری کی صحیح اعداد
انگریزی رسالہ ریویو کے متعلق — ۴۲۷ / ۴۳۶ — ماخوذ

چندہ سالانہ
اندرون ہند سے تین روپے

مصدقہ طلباء اور غیر احمدیوں سے دو روپیہ آٹھ آنہ

چندہ سالانہ
بیرون ہند سے تین روپے آٹھ آنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گوشوارہ بقایا و فاضلہ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان بابت ماہ ستمبر ۱۹۳۱ء

نمبر	نام صیغہ جات	رقم بقایا		
۱	بیت المال	۱۱	۲	۱۳۵۴۸۵
۲	طبع و اشاعت	۹	۱۵	۱۴۲۱
۳	بورڈران ہائی	۹	۱۳	۳۴
۴	بورڈران احمدیہ	۹	۱۱	۴۴۳
۵	مقبرہ بہشتی	۰	۱	۱۲۹۰۴۱
۶	قرضہ	۰	۰	۲۵۶۵۸
۷	پراویڈنٹ فنڈ	۲	۱۱	۷۸۱۰
۸	ترقی اسلام	۳	۸	۵۵
۹	بک ڈپو	۶	۶	۶۹۸
	میزان	۱	۷	۳۰۰۶۴۹

نمبر	نام صیغہ جات	رقم فاضلہ		
۱	بقایا و پیشگی	۷	۶	۱۷۴۲۴
۲	جائداد	۳	۱۵	۳۵۵۶
۳	ایجنسی	۰	۰	۴۸۵۰
۴	تعمیر	۹	۱۵	۲۴۵۶
۵	ناظر اعلیٰ	۶	۰	۱۱۷۸۰
۶	قضاء	۰	۳	۱۴۲
۷	افتاء	۰	۰	۱۸
۸	پرائیویٹ سکرٹری	۶	۵	۸۹۶۵
۹	محاسب	۰	۱۳	۹۸۳۱
۱۰	شفاخانہ نور	۶	۵	۳۲۸۵
۱۱	دعوۃ و تبلیغ	۶	۱	۸۱۵۴۷
۱۲	تعلیم الاسلام ہائی سکول	۳	۳	۱۸۴۴۸
۱۳	صدقات	۰	۰	۹۶۷۲
۱۴	گرلز سکول	۹	۳	۵۰۸۵
۱۵	جامعہ احمدیہ	۹	۱۳	۱۲۰۰۴
۱۶	احمدیہ ہوسٹل	۶	۵	۳۸۸۰
۱۷	مدرسہ احمدیہ	۶	۵	۱۸۵۲۲
۱۸	امورِ عامہ	۳	۲	۱۰۱۷۱
۱۹	ضیافت	۰	۱۲	۳۷۵۲۹
۲۰	تعلیم و تربیت	۹	۱	۸۳۵۶
۲۱	تالیف و تصنیف	۰	۱	۱۱۹۸۶
۲۲	امور خارجیہ	۶	۶	۶۲۷۰
۲۳	خلافت	۰	۹	۱۲۶۸۰
۲۴	تجارت	۳	۴	۲۱۱۴
۲۵	منارۃ المسیح	۰	۰	۷۰
	میزان	۱	۷	۳۰۰۶۴۹

محمد اشرف
محاسب صدر انجمن احمدیہ
قادیان دارالامان

اخبارات سلسلہ احمدیہ

الفضل ۔ ہفتہ میں تین بار ۔ چندہ ۶ روپے سالانہ ۔ طلباء ۸؍
ریویو آف ریلیجنز اردو ۔ ماہوار ۔ تین روپے سالانہ
ریویو آف ریلیجنز انگریزی ۔ ماہوار ۔ کاغذ ۵ روپیہ سالانہ
سن رائز ۔ ہفتہ وار ۔ ۲۰ × ۳۰ ۔ ۸ صفحہ ۔ ۳ روپیہ سالانہ
مصباح ۔ مہینہ میں دو بار ۔ عورتوں کا اخبار ۔ سالانہ
منگوانے کا پتہ
مہتمم طبع و اشاعت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

موجودہ زمانہ کے متعلق عظیم الشان پیشگوئی

قرآن حکیم ہر زمانہ میں نئے علمی اکتشافات کھولنے والی کتاب ہے۔ اور اخبارات غیبیہ اور مستقبل کی پیشگوئیوں کے بیان میں بحر ذخار اور ذخیرہ بے پایاں ہے۔ اور دوسری کتب کی طرح غیب گوئی میں بخیل نہیں۔ وما ھو علی الغیب بضنین۔ اس کی بے انتہا پیشگوئیوں میں سے بطور نمونہ ایک عظیم الشان پیشگوئی جو عہد حاضر سے تعلق رکھتی ہے درج ذیل کی جاتی ہے۔ ارباب بصیرت آنکھیں کھولکر دیکھیں۔ سورہ بنی اسرائیل میں ارشاد ہے۔ وان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیامۃ او معذبوھا عذابا شدیدا۔ کان ذٰلک فی الکتاب مسطورا۔ اس میں یہ خبر ہے کہ آخری زمانہ میں دنیا پر ایک ایسا دور آنے والا ہے جس میں ایمان اور اعمال صالحہ مفقود ہو جائینگے امانت و دیانت اٹھ جائیگی۔ دین و ایمان ثریا تک جا پہنچیگا۔ فتنہ کفر و شرک اور دجالی عقیدہ تثلیث عالمگیر اشاعت پائیگا۔ فحش و بد اخلاقی زوروں پر ہوگی۔ احادیث میں ہے کہ یہ ایسا فتنہ ہوگا جسکی نظیر دنیا کی ابتداء سے نہیں ملیگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زمانہ کو فیج اعوج اور اس فتنہ کو فتنہ دجال اور فتنہ صلیب اور فتنہ تموج کموج البحر فرمایا ہے۔ اس عالمگیر فتنہ کے وقت طبائع اقوام میں زیغ و فساد اور دہریت و الحاد اور خدا کی ہستی کا انکار کوٹ کوٹ کر بھرا ہوگا۔ اور مادہ پرستی اور دنیاوی ترقی انکی زندگی کا نصب العین ہوگا۔ روحانیت سے عناد اور مذہب اور مذہبی پیشواؤں پر استہزاء اور تبرے اور فحش حملے کیئے جائینگے۔ اسوقت مسلمانوں کی حالت بھی کچھ اچھی نہیں ہوگی۔ ارشاد نبوی ہے۔ کہ اسوقت مسلمانوں میں اسلام برائے نام ہوگا اور قرآن کی تلاوت رسمی ہوگی۔ مساجد ہدایت سے خالی ہونگی۔ اور اسوقت کے علماء بھی بدترین مخلوقات ہونگے۔ ایسے عالمگیر فتنہ کے وقت اللہ تعالیٰ بھی جلالی تجلّی کے ساتھ اپنا ظہور فرمائیگا اور قہر و غضب کا ہاتھ بڑھا کر اپنے جلال و جبروت کا ثبوت دیگا۔ جس کا ذکر آیت بالا میں ہے یعنی اسوقت خطۂ ارضی پر کوئی شہر اور قصبہ ایسا نہ ہوگا جو ہلاکت کبریٰ اور عذاب شدید کا مشاہدہ نہ کریگا۔ اس وقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باوجودیکہ پرستاران مادیت جن کا شیوہ الحاد و بیدینی اور روحانیت کا انکار ہوگا۔ اپنی دماغی طاقتوں اور عقلی و ذہنی قوتوں کے بھروسے پر ان مہلک عذابوں کے بچاؤ اور انسداد کیلئے مختلف قسم کی تدابیر سوچنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دینگے اور عابدان طاغوت والہانہ استدعاؤں سے اپنے معبودان باطلہ کو پکارینگے۔ اور مزعومہ وسیلوں کی طلب و استمداد میں چیخ و پکار کرینگے۔ مگر پھر بھی انہیں اس عالمگیر عذاب سے نجات دلانے والا کوئی نہیں مل سکیگا۔ یہ سچی پیشگوئی ہے جو ہو کر رہیگی۔ جو پہلے ہی سے قرآن حکیم میں تحریر شدہ ہے۔ وکان ذٰلک فی الکتاب مسطورًا۔

واضح ہو کہ اس پیشگوئی کا ذکر صحف اولیٰ میں بھی موجود ہے۔ دیکھو یسعیاہ باب ۶-۱۳-۵۹۔ دانیال باب ۱۱-۱۲۔ یوایل ۲: ۳ زکریاہ باب ۱۴۔ متی ۲۴: ۶۔ لوقا ۲۱: ۱۰ و ۱۱۔ مرقس ۱۳: ۶ تا ۹۔ اعمال ۲: ۱۵ تا ۲۰۔ مکاشفہ ۲۰: ۹-۱۰)

یہ ہلاکت کبریٰ اور عذاب شدید جس کا ذکر قرآن مجید اور صحف اولیٰ میں ہے کس شکل میں نمودار ہوگا اس کی تشریح اناجیل میں یوں ہے:-

"قوم پر قوم اور بادشاہت پر بادشاہت چڑھائی کریگی۔ اور بڑے بڑے بھونچال آئینگے۔ اور جا بجا کال اور مری پڑیگی اور آسمان پر بڑی بڑی وہشتناک باتیں اور نشانیاں ظاہر ہونگی" (مرقس ۲۱: ۱۱)

دیدۂ بصیرت رکھنے والے دیکھیں اور گوش ہوش سے سُننے والے سُنیں کہ جس پیشگوئی کا ذکر قرآن حکیم اور صحف اولیٰ میں تھا اسکے ظہور و مصداق کا زمانہ موجودہ عہد ہے۔ واقعات زمانہ نے ان آسمانی باتوں کو کس صفائی سے پورا کر دکھایا۔ کیا رُوئے زمین پر کوئی خطہ یا ملک ایسا ہے جو جنگوں۔ بغاوتوں۔ شورشوں سیلابوں بیماریوں۔ انفلوانزا۔ طاعون۔ قحط۔ وبا۔ بخار۔ زلازل۔ آتش فشانیوں یا دوسرے زمینی اور آسمانی عذابوں کے سبب ہلاکت کلی یا عذاب شدید میں مبتلا نہ ہوا ہو؟

پس مقام غور ہے کہ ان تعذیبات اور مصائب شدیدہ کا نزول کیوں ہے؟ اسکے متعلق بھی ارشاد ربانی سُن لو:-

ذٰلک بما قدمت ایدیکم و ان اللہ لیس بظلام للعبید (آل عمران: ۱۸۱)	یہ تمھارے ہاتھوں کی کرتوت ہے۔ اللہ بندوں پر ظالم نہیں۔
وما کان ربک لیھلک القریٰ بظلم واھلھا مصلحون (ہود: ۱۱۷)	تیرا رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو ظلم سے ہلاک کر دے اور ان کے رہنے والے نیکوکار ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وماکنا مھلکی القریٰ الاّ واھلھا ظالمون (القصص : ۵۹)

ہم بستیوں کو یونہی ہلاک نہیں کرتے ہاں اسوقت جبکہ لوگ ظلم پر کمربستہ ہوجاتے ہیں۔

ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ جب کسی شہر یا ملک پر عذاب نازل ہوتا ہے تو وہاں کے باشندے اکثر شریر اور نافرمان اور ظالم ہوچکے ہوتے ہیں۔ اسوقت ان بدکاروں کی حالت سیئہ ہی جاذب عذاب ہوجاتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ بھی دائمی قانون ہے کہ عذاب نازل کرنے سے قبل لوگوں کو متنبہ و بیدار کرنے اور ان پر اتمام حجت کیلئے رسول بھیجا کرتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:-

وماکنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً (بنی اسرائیل : ۱۶)

ہم کسی قوم کو اسوقت تک عذاب نہیں دیتے جبتک اسکے پاس رسول نہیں بھیج دیتے۔

وما کان ربک مھلک القریٰ حتیٰ یبعث فی امّھا رسولاً (القصص : ۵۹)

تیرا رب بستیوں کو ہلاک نہیں کرتا جبتک انکے مرکز میں کوئی رسول نہیں بھیج دیتا۔

ولولا ان تصیبھم مصیبۃ بما قدمت ایدیھم فیقولوا ربنا لولا ارسلت الینا رسولاً فنتبع ایاتک ونکون من المؤمنین (القصص : ۴۷)

ہم رسول اسلئے بھیجتے ہیں کہ جب انکو اپنے ہی کرتوتوں کے بدلے میں کوئی مصیبت پہنچے تو مبادا اسوقت یہ کہنے لگیں کہ اے ہمارے پروردگار تُو نے ہمارے پاس کوئی رسول کیوں نہ بھیجا تاکہ ہم تیرے نشانوں کی پیروی کرکے ایمان لے آتے۔

پس ان ارشادات کے مطابق لازم تھا کہ عہد حاضرہ کے موعود عذاب سے قبل بھی ایک موعود رسول مبعوث کیا جاتا۔ اور جس طرح اس موعود عذاب کی پیشگوئی کی گئی تھی۔ اسی طرح اس موعود رسول کی بھی پیشگوئی کیجاتی۔ اور جب ہم قرآن حکیم میں غور کرتے ہیں تو ٹھیک اس اصل کے مطابق اس میں ایسے رسول کی بعثت کی پیشگوئی بھی موجود پاتے ہیں۔ چنانچہ سورۂ جمعہ میں آنحضرت صلعم کی بعثت ثانیہ کے بیان میں ایک ایسے رسول کی بعثت کی بشارت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مظہر اور بروز ہوگا واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم اور سورۂ مرسلات میں ذکر ہے کہ وہ رسول اور بھی بہت سے رسولوں کا بروز ہوگا واذا الرسل اقتت اور سورۂ بروج میں اسے مشھود کہا گیا ہے اسلئے کہ اسکی بعثت کی شہادت بہت سے نبیوں نے دی ہے۔ اور اسی سورہ میں یہ بھی بتایا گیا کہ اسکی بعثت الیوم الموعود میں ہوگی۔ اور سورۂ صف میں حضرت مسیح علیہ السلام اسکی آمد کی بشارت دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس کا نام احمد ہوگا ومبشرًا برسول یأتی من بعدی اسمہٗ احمد۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ اس امت کا مہدی اور مسیح ہوگا۔ (ابن ماجہ) اور اس کا نام میرا نام ہوگا (ابوداؤد) اور اس کا مقام ظہور مشرق کی طرف بتایا (طبرانی) اور اسکے تبلیغی مشن کیلئے غزوۂ ہند کی بشارت دی (نسائی) اور بعض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارباب کشف نے بھی اسے ہندوستانی تلوار بتایا (شیخ ابن العربی فتوحات مکیہ باب ۳۶۶) قرآن حکیم میں بھی ہے کہ جب وہ موعود رسول مذہب اسلام کی اشاعت و تبلیغ اور اسکی عالمگیر منادی کیلئے مبعوث ہوگا تو ایسے مقام میں مبعوث ہوگا جو دوسرے ملکوں کی بہ نسبت مذہبی تحریک کے زیادہ قابل اور روحانی تعلیمات سے بہت دلچسپی رکھنے والا اور قریب الی الروحانیۃ ہوگا۔ چنانچہ سورۃ ق میں ہے :-

واستمع یوم ینادِ المناد من مکان قریب[۵۱] یوم یسمعون الصیحۃ بالحق ذٰلک یوم الخروج (ق: ۴۱ و ۴۲)

اور سُن جس دن پکارنے والا نزدیک جگہ سے پکاریگا۔ اُس دن لوگ سچی پیشگوئی کے مطابق پرشوکت آواز سُن لینگے یہ نکل پڑنے کا دن ہوگا +

اس آیت میں موعود منادی کے متعلق تین علامتیں بتائی گئی ہیں۔ پہلی یہ کہ اس کا مقام بعثت اور مرکز تبلیغ ایسا ملک ہوگا جو روحانیت سے قریبی تعلق رکھتا ہوگا۔ جہاں سے اعلاء کلمۃ اللہ کی تحریک تمام دنیا میں آسانی سے ہو سکیگی۔ اور یہ خطہ یقیناً ہندوستان[۵۲] ہے۔ جو مذہبی حیثیت سے دوسرے ملکوں سے ممتاز ہے

---

[۵۱] مکان قریب سے مراد عموماً مفسرین نے بیت المقدس لی ہے۔ اور قریب کی تفسیر بعض صحابہؓ سے قریب الی السماء منقول ہے۔ اسپر بعض جدت طرازوں نے یہ حاشیہ آرائی کی کہ بیت المقدس روئے زمین سے بلند ترین خطہ ہے۔ جو آسمان سے اتنا قریب ہے کہ اس سے آسمان صرف چند میلوں کے فاصلہ پر رہ جاتا ہے (در منثور) سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجا است۔ یہ غلطی سلف کے مذاق کو نہ جاننے اور استعارات روحانیہ کے اصول کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے پیدا ہوئی۔ حقیقت یہ ہے کہ انکے اقوال میں قریب سے مراد ظاہری و مادی قرب نہیں بلکہ روحانی قرب مراد ہے۔ اور سماء سے مراد منبع روحانیت ہے۔ اور بیت المقدس سے مراد اسرائیلی یروشلم نہیں بلکہ اسلامی یروشلم ہے۔ جو قدیم اسرائیلی یروشلم کے علاوہ نیا یروشلم ہے۔ صحف اولیٰ میں بھی اسے نیا یروشلم کہا گیا ہے۔ چنانچہ مکاشفہ یوحنا (۳: ۱۲) میں ہے "کہ یہ نیا یروشلم خدا کے پاس سے آسمان سے اُترنے والا ہے۔" پہلے یروشلم کے متعلق آیا ہے کہ وہ ویران اور سُنسان ہے (یسعیاہ ۶۴: ۱۰) مگر اس نئے یروشلم کے متعلق ہے "اے یروشلم میں نے تیری دیواروں پر نگہبان بٹھلائے ہیں اور سارے دن اور ساری رات کبھی چپ نہ رہینگے تم جو خداوند کا ذکر کرتے ہو چپکے نہ ہو اور جبتک وہ یروشلم کو قائم نہ کرے اور اسے دنیا میں ستودہ کرائے اسے چین کرنے نہ دو۔ (یسعیاہ ۶۲: ۶ و ۷) اس یروشلم کے متعلق لکھا ہے کہ "وہ ایک نئے نام سے کہلایا جائیگا جسے خداوند کا مُنہ خود رکھ دیگا" (یسعیاہ ۶۲: ۲) سو یہ نیا یروشلم قادیان ہے جس کا الہامی نام القادیان ہے۔ اور سورۃ ق کے ابتدائی حرف مقطع میں اسکی طرف اشارہ ہے۔ آنحضرت صلعم نے اس کا محل وقوع مشرق کی طرف بتایا۔ صحف اولیٰ میں بھی اسکی تصدیق موجود ہے۔ دیکھو یسعیاہ (۴۱: ۲ و ۲۵) اگر اس نئے یروشلم کی تفصیلی کیفیت معلوم کرنا چاہتے ہو تو مکاشفہ یوحنا باب ۲۱ کا بغور مطالعہ کرو۔ اور یوایل نبی کی کتاب میں ہے کہ خداوند الکی یروشلم میں سے اپنی آواز بلند کریگا (۳/۱۶) اس کتاب میں اس نئے عہد کی علامت یہ بتائی کہ اسوقت سورج اور چاند اندھیرے ہوجاینگے اور ستارے اپنی روشنی بخشنے سے باز آئینگے (۳/۱۵) یہ قرآن شریف کی پیشگوئیوں اذا الشمس کورت و اذا النجوم انکدرت اور وجمع الشمس والقمر کی طرف اشارہ ہے جو زمانہ بعثت مہدی کی علامات میں"

[۵۲] غیر مذاہب کی آنکھیں بھی اسی خطہ ہندوستان کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ تھیوسوفیکل سوسائٹی کے بانیان میڈم بلاڈسکی اور کرنل آلکٹ نے ہندوستان کا سفر محض اس غرض سے اختیار کیا کہ اس ملک کو مدت دراز سے روحانیت کا مرکز ہونے کا فخر حاصل ہے۔ اور یہی ملک ہے جہاں نہ صرف روحانیت کا چرچا بلکہ تمام دنیا کے ادیان اس کے پیرو بھی موجود ہیں (اپر مڈل اُردو کورس حصہ دوم صفحہ ۲۵۸)

مسٹر ڈبلیو جیکل صاحب ایم۔ اے اپنی کتاب The Bible in trustworthy. یعنی

(باقی حاشیہ صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس میں ہر مذہب و ملت کی قومیں بستی اور مذہبی تحریکوں سے دلچسپی رکھتی ہیں اور آزادی کے باعث ہر قوم و اُمّت کیلئے تبلیغ و اشاعت کے ذرائع اس ملک میں آسان اور وسیع ہیں۔

دوسری علامت یہ کہ اسوقت لوگ پُر رُعب حقانی آواز سُنینگے۔ یہ جلال الٰہی والی آواز وہی موعود عذاب ہے جس کی پیشگوئی کی گئی۔

تیسری علامت یہ کہ وہ وقت یوم الخروج ہوگا۔ یعنی اسوقت دنیا کی مختلف قومیں اپنے وطنی حدود اور نسلی قیود کو توڑ کر دوسرے ملکوں میں نکل کھڑی ہونگی اور تمام دنیا سے گہرے تعلقات پیدا کرینگی دوسرے مقام پر اس کا ذکر یوں ہے و اذا النفوس زوجت۔ اور دجّالی اقوام یاجوج و ماجوج کا طوفان عظیم بھی اسوقت جوش مارتا ہوُا ہر بلندی سے نکل پڑیگا حتّٰی اذا فتحت یاجوج وماجوج وھم من کل حدب ینسلون۔ اور وہ دن یوم الخروج اس لحاظ سے بھی ہوگا کہ اسوقت زمین اپنے تمام خزانے اُگل دیگی۔ و اخرجت الارض اثقالھا۔ اور آسمان اور آسمانی باتوں کے متعلق بھی نئے نئے اکتشافات حاصل کیئے جائینگے۔ اور بڑی کدوکاوش سے ان کی بال کی کھال نکالی جائیگی و اذا السماء کشطت۔ نیز آسمانی علوم اور روحانی معارف وحقائق کے خزانے بھی اس وقت کھول دیئے جائینگے ۔

یہ سب علامتیں پوری ہوچکیں۔ مگر کیا وہ یوم الخروج میں منادی کرنے والا مناد اور الیوم الموعود میں آنے والا مشہود اور حضرت عیسیٰ کے بتلائے ہوئے نام والا احمد مسیح اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمنام ومسمی "مھدی" نہ آیا؟ نہیں نہیں بلکہ میں بڑے زور سے منادی کرتا ہوں کہ بیشک وہ موعود آیا۔ اور ٹھیک وعدہ کے مطابق وہ معہود رسول ہندوستان کے خطۂ پنجاب بستی قادیان میں مبعوث ہوُا۔ اس کا نام نامی غلام احمدؐ ہے۔ جس نے احمدؐ کی غلامی کے طفیل آسمانوں اور آسمانی صحیفوں میں الہامی نام احمدؐ پایا۔

اللّٰھم صل وسلم علیہ و علےٰ مطاعہ النبی الکریم۔

حاشیہ: ناقابل اعتبار بائیبل میں یہ لکھتے ہوئے کہ ہمیں ایک نئے مذہب کی ضرورت ہے صفحہ ۲۶۶ پر یہ لکھتے ہیں کہ:۔ "ہماری امید ہندوستان سے ہی پوری ہوگی" امریکہ کی مس ہیلن گشفن جو ڈراما کی نہایت قابل آرٹسٹ ہیں۔ اخبار لبرٹی میں یہ لکھتی ہیں:۔ "میں نہایت صاف الفاظ میں یہ کہتی ہوں کہ میرا اعتقاد یہ ہے کہ آخری عالمگیر مذہب کے متعلق پہلی نورانی شعاع ہندوستان سے پیدا ہوگی۔ کیونکہ ہندوستان وہ سرچشمہ ہے جس سے ہمیں بہت سی بھلی باتیں حاصل ہوئی ہیں ہمیں اس سے روحانیت ملی ہے۔ ہو نہ ہو اسی سے اس خیال کا آغاز ہوگا جو آئندہ مذہب کی بنیاد کا کام دیگا جو تمام دنیا کو گھیر لیگا اور وہ ہر جگہ ہر شخص کے دل اور دماغ پر قبضہ کر کے اسے اپنا گرویدہ بنا لیگا" (اخبار ... ۲۹ ستمبر/اکتوبر ۱۹۲۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہی وہ مقدس ہستی ہے جسے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سلام بھیجا (صحیح مسلم) اور اُمّت کو ان کی بیعت کا حکم فرمایا (ابوداؤد)

ربّنا اٰمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاھدین۔ ربّنا اِنّنا سمعنا منادیًا ینادی للایمان اٰمنوا بربکم فاٰمنا ربّنا فاغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سیاٰتنا وتوفنا مع الابرار۔ آمین

سعید روحوں نے تو اگرچہ اسے پہچانا اور اس کی آواز پر لبیک کہا۔ مگر افسوس کہ اکثر دنیا نے اسے نہ پہچانا اور جیسا کہ پہلے نبیوں سے معاملہ کیا اسی طرح اسکے ساتھ بھی کیا۔ یٰحسرۃً علی العباد ما یأتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزؤن جس کے باعث بالآخر اسے اس موعود عذاب کی گھڑی بھی دیکھنی پڑی جس کا ذکر قرآن میں تھا۔ وکان ذٰلک فی الکتاب مسطورًا

روح کے متعلق سوال کیوں ہوا؟

آیت یسئلونک عن الروح کے شان نزول کے متعلق تفاسیر میں یہ روایت ہے کہ یہ سوال یہود نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہود نے یہ سوال کیوں کیا؟ اس سے ان کی کیا غرض تھی۔ لیکن جب ہم بائیبل کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس کی حقیقت منکشف ہو جاتی ہے۔ دراصل اہل کتاب ایک بڑے عقدہ میں پڑے ہوئے تھے اور اس سوال سے وہ اپنی عقدہ کشائی چاہتے تھے۔ چنانچہ صحائف اولیٰ میں یہ پیشگوئی موجود ہے کہ آئندہ زمانہ میں ایک ایسا برگزیدہ شخص مبعوث ہوگا۔ جسے حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنا مثیل[1] اور حضرت سلیمان علیہ السلام اپنا محبوب[2] اور حضرت یسعیاہ اسے برگزیدہ خلائق[3] اور حضرت حزقیل اسے فاتح قبلۂ اسرائیل[4] اور حضرت ملاکی اسے عہد کا رسول[5] اور حضرت حبقوق اسے قدوس[6] اور حضرت دانیال اسے خدائی پتھر[7] اور حضرت داؤدؑ اسے خداوند کے نام پر آنیوالا[8] اور حضرت مسیحؑ اسے دنیا کا سردار[9] اور حضرت یوحنا اسے بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند[10] فرماتے ہیں۔

---

[1] استثناء (۱۸: ۱۵) [2] غزل الغزلات (۵: ۱۶) [3] یسعیاہ (۴۲: ۱) [4] حزقیل (۲۱: ۲۷)
[5] ملاکی (۳: ۱) [6] حبقوق (۳: ۳) [7] دانیال (۲: ۴۵) [8] زبور (۱۱۸: ۲۶)
[9] یوحنا (۱۴: ۳۰) [10] مکاشفہ (۱۹: ۱۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے اوصاف میں سے ایک خصوصی صفت یہ مذکور تھی کہ:-

(۱) وہ رُوح حق ہوگا۔ (یوحنا ۱۶ : ۱۲)

(۲) اس میں خدا کی رُوح رکھی جائے گی (یسعیاہ ۴۲ : ۱)

(۳) اس رُوح کی بدولت تمام سچائی کی راہ دکھائیگا (یوحنا ۱۶ : ۱۳)

(۴) اس رُوح کے ذریعہ آیندہ کی خبریں دیگا۔ (//)

جس شخص پر یہ روح حق اُتریگی اگرچہ کتب سابقہ میں صاف بیان کر دیا گیا تھا کہ:-

(۱) اس کا مولد کوہ فاران (مکّہ) ہوگا (استثناء ۳۳ : ۱)

(۲) اور ہجرت گاہ کوہ سلع (مدینہ) ہوگی (یسعیاہ - ۴۲ : ۱۱)

(۳) اس کا خاندان بنی قیدار ہوگا (//)

(۴) اس کی زبان عربی ہوگی (یسعیاہ - ۲۸ : ۱۱)

(۵) وہ بنی اسرائیل کے قبلہ کا ناسخ ہوگا (یوحنا ۴ : ۲۱)

(۶) اس کا قبلہ شوکت کا گھر (بیت اللہ الحرام) ہوگا (یسعیاہ - ۶ : ۸)

ان سب سے بڑھ کر یہ کہ مختلف انبیاء علیہم السّلام آپ کا نام بھی بتا گئے۔ چنانچہ حضرت سلیمان اور حضرت حجی علیہما السّلام فرماتے ہیں کہ اس کا نام محمدؐ ہے (غزل الغزلات ۵ : ۱۶۔ کتاب حجی ۲ : ۶) اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام آپؐ کے اسم جمالی کا پتہ دیتے ہیں کہ وہ فارقلیط (احمدؐ) ہے (انجیل یوحنا ۱۴ : ۲۵) باوجودیکہ ایسی بیّن اور واضح تصریحات موجود تھیں۔ مگر بدقسمتی سے یہود نے قومی تعصب اور جبلّی شرارتوں سے جان بُوجھکر ان بشارات کے بعض حصص کو چھپا دیا اور بعض کی تحریف کر کے عوام میں یہ مشہور کر رکھا تھا کہ یہ شخص ہماری ہی قوم میں سے مبعوث ہوگا۔ کیونکہ افتخار قومی کے باعث وہ یہ جائز ہی نہیں سمجھتے تھے کہ وحی الٰہی اسرائیلی قوم کے سوا کسی دوسری قوم میں نازل ہو۔ بالخصوص عرب کی اُمی قوم میں۔ اس بنا پر یہود عرب یہ سوال کرتے ہیں کہ وہ روح حق جس کی پیشگوئی کتب الٰہیہ میں مذکور ہے۔ وہ ہماری ہی قوم میں سے آنا چاہیئے تھا آپؐ نے اس کا دعویٰ کیونکر کر دیا۔ اب وہ خدا کی رُوح ہماری نسل سے نکل کر آپ ہی کے ساتھ کیوں مخصوص کر دیگئی؟ جسطرح آجکل مثیلان یہود حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی بعثت پر بھی یہ سوال کرتے ہیں کہ اگر آنحضرت صلعم کے بعد نبوّت کا دروازہ کُھلا تھا اور آپؐ کے بعد کسی نبی نے مبعوث ہونا تھا تو وہ خطۂ عرب قوم ہاشم۔ خاندان اہلبیت میں سے مبعوث ہوتا۔ ایسے رسول کی بعثت کے لئے خطۂ پنجاب اور مُغلیہ خاندان کیوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخصوص ہُوا۔ اس کا جواب یوں دیا۔ قل الروح من امر ربی کہدو کہ رُوح کا نزول اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہُوا ہے میرا اس میں کوئی دخل نہیں بلکہ یہ مشیّت الٰہی کے ماتحت ہے جس پر احاطہ کرنا انسانی دماغ کا کام نہیں کیونکہ انسانی علوم محدود ہیں وما اوتیتم من العلم الا قلیلاً دوسرے موقعہ پر فرمایا۔ اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ (الانعام: ۱۲۵) عہدۂ رسالت کے محل و موقعہ کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے ہیں سے :-

ماموریم و مرا چہ دریں کار اختیار ✧ رو ایں سخن بگو بخدا وند آمرم

تنقیح مبحث

روح کی تفسیر میں مفسروں کے مختلف اقوال ہیں جن کو ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں تاکہ انکی تنقید کیجا سکے۔

اختلف المفسرون فی المراد بالروح علی اقوال احدھا ان المراد ارواح بنی اٰدم قالہ العوفی عن ابن عباسؓ وقیل المراد بالروح جبریل قالہ قتادۃ وقیل ملک عظیم بقدر المخلوقات کلھا قالہ علی بن طلحۃ عن ابن عباسؓ وقیل طائفۃ من الملائکۃ (ابن کثیر) وقیل الروح ھو القراٰن (معالم التنزیل والبیضاوی)

روح کے معنی میں مفسروں کا اختلاف ہے جس میں چند اقوال ہیں۔ پہلا قول یہ کہ اس سے مراد ارواح انسانی ہیں۔ یہ عوفی کے واسطے سے ابن عباسؓ سے مروی ہے۔ دوسرا قول یہ کہ اس سے مراد جبریل ہے یہ قتادہ کا قول ہے تیسرا قول یہ کہ رُوح ایک بڑا فرشتہ ہے جو تمام مخلوقات کے برابر ہے علی بن طلحہ نے ابن عباسؓ سے یہی نقل کیا ہے چوتھا قول یہ کہ اس سے مراد فرشتوں کی جماعت ہے (ابن کثیر) پانچواں قول یہ کہ روح قرآن ہے (معالم التنزیل وبیضاوی)

اگرچہ یہ تمام اقوال اپنی اپنی جگہ پر صحیح ہیں۔ اور ان کے شواہد قرآن مجید سے مل سکتے ہیں۔ (چنانچہ آئندہ ہم وہ شواہد نقل بھی کرتے ہیں۔) لیکن تحقیق طلب امر یہ ہے کہ یہاں کون سے معنی موزون ہو سکتے ہیں۔ پس ہم تمام وہ آیات درج ذیل کرتے ہیں جن میں روح کا ذکر ہے اُن پر نظر غور کرنے سے عقدہ مذکو حل ہو سکتا ہے اور یہی فیصلہ کا صحیح طریقہ ہے۔ جب تم کسی عقدہ میں پڑ جاؤ تو قرآن مجید ہی میں غور کرو۔ اس میں ہی تم قول فیصل پاؤ گے۔ انہ لقول فصل

وہ آیات جو روح کے مختلف معانی پر دلالت کرتی ہیں۔ پانچ قسم ہیں:-

(۱) قسم اوّل۔ وہ آیات جن میں روح کا اطلاق وحی پر ہے۔ ینزل الملائکۃ بالروح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

من امرہ علی من یشاء من عبادہ (النحل: ۲) یلقی الروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ (المؤمن: ۱۵) وکذلک اوحینا الیک روحًا من امرنا (الشوریٰ: ۵۲)

(۲) قسم دوم۔ وہ آیات جن میں جبریل پر روح کا اطلاق ہوا ہے۔ نزل بہ الروح الامین علےٰ قلبک لتکون من المنذرین (الشعراء: ۱۹۳) قل نزلہ روح القدس من ربک بالحق (النحل: ۱۰۲) فارسلنا الیہا روحنا فتمثل لہا بشرًا سویا (مریم: ۱۸)

(۳) قسم سوم۔ وہ آیات جن سے ملک اعظم کا مفہوم نکلتا ہے۔ تعرج الملائکۃ والروح الیہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ (المعارج: ۴) یوم یقوم الروح والملائکۃ صفًا (النباء: ۳۸) تنزل الملائکۃ والروح فیہا باذن ربہم (القدر)

(۴) قسم چہارم۔ وہ آیات جو روح القدس کے معنی میں مستعمل ہوئی ہیں یعنی روح اعظم کی وہ تجلّی جو خواص کے قلوب پر پڑتی ہے۔ وایدناہ بروح القدس (البقرہ: ۸۷) اذ ایدتک بروح القدس (المائدہ: ۱۱۰) اولئک کتب فی قلوبہم الایمان وایدہم بروح منہ (المجادلۃ: ۲۲)

(۵) قسم پنجم۔ وہ آیات جو روح انسانی پر روشنی ڈالتی ہیں۔ ومریم بنت عمران التی احصنت فرجہا فنفخنا فیہ من روحنا (التحریم: ۱۲) فاذا سویتہ ونفخت فیہ من روحی فقعوا لہ ساجدین (الحجر و ص) ثم سواہ ونفخ فیہ من روحہ (السجدہ: ۹)

ناظرین ان مجموعہ آیات پر نظر ڈالنے سے معلوم کر سکتے ہیں کہ روح کے ہر ایک معنی کے واسطے خاص قرینہ واقع ہوا ہے۔ چنانچہ روح انسانی کے لئے نفخ کا لفظ استعمال ہوا ہے اور روح القدس کے لئے تائید کا اور ملک اعظم اور جبریل کے لئے نزول و عروج کا اور روح بمعنی وحی میں من امرہ کا قرینہ ذکر ہوا۔ بناءً علیٰ ھذا یہاں جواب میں قل الروح من امر ربی فرمانا اس امر کا صاف وصریح قرینہ ہے کہ یہاں روح وحی کے معنی میں مستعمل ہوا ہے۔ پس عقدۂ بحث کا ایک مرحلہ تو طے ہوا۔ اب دوسرا مرحلہ یہ باقی ہے کہ سوال وحی کی کس کیفیت کے بارہ میں ہے۔ اس کے متعلق بعض مفسرین کی تو یہ رائے ہے کہ:۔

قال الحسن وقتادۃ ھذا الروح جبریل کانہم سألوا الرسول کیف جبریل فی نفسہ وکیف قیامہ بتبلیغ الوحی فامر بان یقول الروح

یہ روح جبریل ہے۔ حسن اور قتادہ کا یہ قول ہے گویا کفار نے آنحضرت صلعم سے یہ سوال کیا کہ جبریل فی نفسہ کیا چیز ہے اور اس کا تبلیغ وحی کے ساتھ قیام کیسا ہے۔ اس پر حکم ہوا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

من امر ربی ای بسبب نزوله بامر الرب کقوله تعالیٰ وما نتنزل الا بامر ربک (تفسیر غرائب القرآن للنیسابوری)	یوں جواب دو کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے یعنی اس کا نزول رب کے حکم سے ہے جیسا کہ دوسری جگہ یوں فرمایا گیا کہ ہم تیرے رب کے حکم کے بغیر نہیں اُترتے (تفسیر نیشاپوری)

لیکن احقر کے نزدیک یہاں بھی یہی بہتر ہے کہ اس کا فیصلہ قرآن حکیم ہی سے کیا جائے۔ جب ہم اسکی طرف رجوع کرتے ہیں تو اس کا حل بھی اس میں بخوبی پاتے ہیں۔ لقد صدق اللہ تعالیٰ کتاب احکمت اٰیاته ثم فصلت من لدن حکیم خبیر۔ چنانچہ سورہ بقرہ میں فرمایا گیا:۔

وقال الذین لا یعلمون لولا یکلمنا اللہ او تأتینا اٰیة کذٰلک قال الذین من قبلهم مثل قولهم (البقرہ: ۱۱۸)	وہ لوگ جنہیں علم نہیں کہتے ہیں کہ اللہ ہم سے کیوں نہیں کلام کرتا یا ہمارے پاس کوئی نشان کیوں نہیں آتا۔ اسی طرح ان جیسی بات ان لوگوں نے بھی کی جو ان سے پہلے تھے۔

اس میں تصریح ہے کہ یہ سوال اس سے پہلے مکہ میں بھی ہو چکا ہے۔ اور جب ہم مکی سورتوں میں غور کرتے ہیں تو ان میں بھی اس قسم کا سوال موجود پاتے ہیں۔ چنانچہ سورۂ طٰہٰ میں ہے:۔

۱ے وقالوا لولا یأتینا بایٰة من ربه (۱۳۴)	کہتے ہیں ہمارے پاس اپنے رب کی طرف سے نشان کیوں نہیں لاتا

اور سورۂ فرقان میں ہے:۔

۲ے وقال الذین لا یرجون لقاءنا لولا انزل علینا الملائکة او نری ربنا (۲۱)	اور وہ لوگ جو ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے کہتے ہیں کہ ہم پر فرشتے کیوں نہیں اُترتے یا ہم اپنے رب کو کیوں نہیں دیکھ سکتے۔

اور سورۂ انعام میں ہے:۔

۳ے واذا جاءتهم اٰیة قالوا لن نؤمن حتیٰ نؤتیٰ مثل ما اوتی رسل اللہ اعلم حیث یجعل رسالته (۱۲۵)	اور جب ان کے پاس کوئی نشان آتا ہے تو کہتے ہیں ہم ہرگز ایمان نہیں لائینگے جبتک ہم کو ویسا نہ دیا جائے جو اللہ کے رسول کو دیا گیا۔ اللہ اسے بہتر جانتا ہے کہ کہاں اپنی رسالت کو رکھے

آیات مذکورہ بالا سے معلوم ہوا کہ کفار کا مطالبہ تین چیزوں میں تھا۔ (پہلا) یہ کہ ان کے پاس نشان الٰہی آئے۔ یہ نشان معجزہ بھی ہو سکتا ہے اور وحی بھی۔ آیت ۳ے نے صاف کر دیا کہ اس سے مراد وحی رسالت ہے۔ جس کا جواب یوں دیا گیا کہ اس کے نزول کے لئے قابلیت چاہیئے۔ اور اس کی قابلیت رکھنے والے کون ہیں؟ اس کا علم اللہ سے بہتر کوئی نہیں رکھتا +

(دوسرا مطالبہ) یہ کہ ان پر فرشتے اُتریں۔ یہ بھی عام مطالبہ ہے۔ اس سے مراد عذاب کے فرشتے بھی ہو سکتے ہیں۔ اور تبشیر کے بھی۔ جس طرح حضرت مریم کے سامنے تبشیر کے فرشتے آئے۔ اذ قالت الملائکة

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یامریم ان اللہ یبشرک بکلمۃ منہ ۔

(تیسرا۳ مطالبہ) یہ کہ دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوں۔ ان تمام مطالبات کا اصل مقصد یہ ہے کہ کفار سلسلۂ روحانیت کا مشاہدہ کرنا چاہتے ہیں۔ فقط سماعی علم پر قناعت کرنا نہیں چاہتے۔ یہ آیات شواہد اور نظائر ہیں۔ اس مبحث کی جس کا فیصلہ ہم ڈھونڈھنا چاہتے ہیں اور انہیں سے مسئلہ زیر بحث کی عقدہ کشائی ہوتی ہے۔ پس ان شواہد کو مدنظر رکھنے سے یسئلونک عن الروح کا مطلب یہ نکلا کہ جو لوگ سلسلہ روحانیت کے بارہ میں تجھ سے یہ سوال کرتے ہیں کہ اگر سلسلہ وحی حق ہے۔ اور یہ وحی انسانوں پر اُترتی ہے تو ہم پر بھی یہ کیوں نہیں اُترتی؟ تاکہ ہم بھی تجربہ کرکے سائنٹفک طریق پر اسے مان لیں۔ تو اس کا جواب انہیں یوں دیا جاتا ہے۔ قل الروح من امر ربی یعنی نزول وحی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے کسی کی خواہش و تمنّا کا اس میں دخل نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے لئے استعداد و مناسبت چاہیئے۔ (اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ میں اسی طرف اشارہ ہے) کیونکہ وحی دقیق در دقیق اور غیب الغیب علوم کا سرچشمہ ہے۔ اس کے نزول کی لیاقت وہ نفوس قدسیہ رکھتے ہیں جو طبعی و اخلاقی قوائے کے اعتبار سے مزکّٰی و مطہّر اور قوائے علمی و دماغی کی حیثیت سے اعلم الناس ہوتے ہیں۔ یعنی نفوس انبیاءؑ۔ اس لئے انہیں کا سینہ مہبط انوارِ وحی اور کاشفِ اسرارِ روحانی ہوتا ہے۔ اور تم میں چونکہ یہ استعداد نہیں اس لئے اس کی چاشنی سے محروم ہو کیونکہ تمہارے قوائے ذہنیہ و دماغیہ اس قابل نہیں کہ علوم روحانیت کے معارف و دقائق کو حاصل کرسکو۔ فقط مادّی علوم کی چند ایک باتوں تک تمہارے دماغوں کی رسائی ہے۔ وما اوتیتم من العلم الا قلیلاً۔ عالم روحانیت سے تمہیں مناسبت نہیں اس لئے تمہاری خواہش پوری نہیں کی جاسکتی ۔

(نکتۂ لطیف)

یہاں تو ان کی قلّت علمی کا ذکر کیا جس سے مراد مادّی علوم ہیں اور سورۂ بقرہ میں انہیں لا یعلمون یعنی جاہل فرمایا کیونکہ وہ علوم روحانیہ سے بے بہرہ اور ناآشنا ہیں ۔

(اشارۂ بدیع)

اس آیت سے اشارۃً یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص فلسفۂ روحانیت اور اسرار غامض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وحی میں واقفیت پیدا کرنا چاہتا ہے تو اس پر دروازۂ معرفت بند نہیں۔ البتہ اس کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ اوّلاً علوم وحی کی اتباع کر کے اپنے نفس کو مہذب بنائے پھر ریاضات و مجاہدات کے ذریعہ عالم روحانیت میں قدم سعی جمائے۔ اس وقت بیشک روحانی فلسفہ کے حقائق و معارف سے حصّہ لے سکتا ہے۔ اور علم الیقین کی حالت سے گذر کر عین الیقین کو پا سکتا ہے اور ایمان بالغیب کے مقام سے بڑھکر عرفان شہودی کو حاصل کر سکتا ہے۔ اور قیاسات و استدلالات کے میدان سے نکل کر مکاشفات و مکالمات کے مراتب عالیہ پر پہنچ سکتا ہے۔ اس کی بشارت دوسرے مواقع پر یوں ہے :-

والذین جاھدوا فینا لنھدینّھم سبلنا وان اللہ لمع المحسنین (العنکبوت : ۷۰)

وہ لوگ جو ہماری راہ میں مجاہدے کرتے ہیں ہم ضرور انہیں اپنے راستے دکھاتے ہیں اور بیشک اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکة الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون نحن اولیاء کم فی الحیاة الدنیا وفی الاٰخرة (حم السجدہ : ۳۰ و ۳۱)

جو لوگ یہ کہکر کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر مضبوط ہو گئے انپر فرشتے (یہ خوشخبری لیکر) اُترتے ہیں کہ مت ڈرو اور مت غمگین ہو اور اس بہشت کی بشارت پاؤ جس کا تمھیں وعدہ دیا جاتا تھا ہم تمھارے دوست ہیں دُنیا اور آخرت کی زندگی میں۔

ربنا اٰتنا ما وعدتنا علیٰ رسلک ولا تخزنا یوم القیامة انک لا تخلف المیعاد

خاکسار عبد اللطیف عفا اللہ عنہ مدرس عربی ہائی سکول خانپور ریاست بہاولپور

سیرت رسُول کریم صلعم کے جلسے

حضرت خلیفة المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی تحریک پر ۸۔ نومبر تمام ہندوستان میں سیرت کے جلسے ہونگے جن میں مفصلہ ذیل مضامین پر تقریریں ہونگی :-

۱- وہ بادشاہت جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں قائم کرنا چاہتے تھے۔
۲- نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کامل ہے۔

احباب ان جلسوں کو کامیاب بنائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آریہ سماج کا انجام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خداوند تعالیٰ سے الہام پاکر فرماتے ہیں۔ "آریہ مذہب کا انجام یہ ہوگا۔ کہ خدا انکو شکست دیگا۔ اور آخر وہ آریہ مذہب سے بھاگینگے اور پیٹھ پھیر لینگے۔ اور آخر کالعدم ہو جائینگے" از تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۷

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاک ارشاد کا ایک حصہ یعنی خدا آریہ مذہب کو شکست دیگا کا ثبوت بہم پہنچا چکا ہوں۔ اور آریہ حضرات کی تحریروں سے یہ ثابت کر چکا ہوں۔ کہ آریہ سماجی مترا اب احمدی علماء سے شکست کھا کر ہار مان چکے ہیں اور وہ خود یہ تسلیم کر رہے ہیں کہ احمدی مولوی آریہ سماج پر۔ دیانند پر۔ ویدک سبھیتا پر۔ اور دیانندی سدھانتوں پر سخت سے سخت اعتراض کرتے ہیں۔ مگر کوئی آریہ ان اعتراضات کا جواب نہیں دے سکتا ملاحظہ ہو اخبار آریہ ویر لاہور ۱۴۔ دسمبر ۱۹۳۰ء صفحہ ۳

اس کے بعد میں یہ ثابت کرتا ہوں۔ کہ حضرت کرشن ثانی جناب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقدس فرمان یعنی آخر وہ آریہ مذہب سے بھاگینگے اور پیٹھ پھیر لینگے" پورا ہو چکا ہے۔ خدا تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر و احسان ہے۔ کہ اس پاک بشارت کو پورا ہوتے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ صرف اسلام کا خدا ہی زندہ خدا ہے۔ جو ایک واقعہ کی اطلاع قبل از وقت دیتا ہے۔ اور وہ اطلاع اپنے وقت پر پوری ہو جاتی ہے ؎

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت ٭ اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کرونگا یہ میں ضرور ٭ ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

اب میں بفضل خداوند کریم آریہ حضرات کی ان شہادات کو ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ جن سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماج اب آریہ مذہب سے بھاگ چکی ہے۔ اور اس نے آریہ مذہب سے پیٹھ پھیر لی ہے۔ اور دُعا کرتا ہوں۔ کہ خداوند تعالیٰ اسکو بہتوں کے لئے ہدایت کا موجب بنائے آمین ثم آمین

شہادت نمبر ۱۔ میرا دعویٰ ہے۔ کہ جس ورن دیوستھا کا سمرتیوں اور شاستروں میں ذکر ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ موجودہ زمانے کی ہندو سوسائٹی کے لئے بالکل ناموزون اور اسکو موت کے مُنہ میں دھکیلنے والی ہے۔ اس کے مطابق عمل ہو ہی نہیں سکتا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ کوئی زبان سے کہے یا نہ کہے۔ لیکن اس کا دل ضرور تسلیم کرتا ہے کہ یہ ورن ویوستھا محض ڈھکوسلا ہے۔ از اخبار کرم ویر ۱۲ر اکتوبر ۱۹۲۱ء

شہادت نمبر ۲ :- آریوں کا وید سے لیکر درشنوں پرنیت جتنا ساہتیہ ہے۔ وہ سارے کا سارا ورن اور اشرم سے اوت پروت ہے۔ جتنے کرتھ یہ شاستر میں بتلائے ہیں۔ وہ سب براہمن کھشتری ویش شودر اور برہم چاری گرہستی بان پرستی سنیاسی کے لئے ہی ودہان کئے گئے ہیں۔ اگر وہ باتیں جو ورن اشری لوگوں کے لئے ودہان کی گئی ہیں۔ ویدادی شاستروں میں سے نکال دی جاویں۔ تو پھر یہ آریہ سبھیتا اور دھرم کا لوپ ہی ہو جائیگا (دھرم ایک نکمّی شے ہو جائیگا)... لیکن آج آریہ جاتی کے دُربھاگیہ سے آریہ سماج میں ہی ایسے ویکتی پیدا ہو گئے ہیں۔ جو کہتے ہوئے سُنائی دیتے ہیں۔ کہ جس ورن ویوستھا کا تم نے جھگڑا مچایا ہُوا ہے۔ وہ براہمن کھشتری ویش شودر ویدوں میں آتے ہی نہیں یہ صرف منو آدی دھرم شاستروں میں آتے ہیں۔ یہ بھی ایک رشیوں کا تجربہ تھا۔ جو اَب دنیا میں فیل ہو چکا ہے۔ اور اب اس مُردہ سانپ کو زندہ کرنے کی کوشش فضول ہے اسوقت جتنا جلدی ممکن ہو سکے۔ اسکو دنیا سے مٹا ہی دینا چاہیئے۔ از پنڈت بدھ دیو جی آریہ اپدیشک میرپوری اخبار آریہ ویر ۲۷ر ماگھ سمت ۱۹۸۷ ص۵ کالم ۱

باوجود اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے کہ ویدوں میں ورن اسٹھرم وغیرہ کا ذکر پایا جاتا ہے۔ آریہ سماجی متروں کا یہ کہنا کہ ویدک ورن آشرم ہندوؤں کی موت کا باعث ہے اور بیوقوفوں کا سوانگ ہے۔ ثابت کرتا ہے۔ کہ اب آریہ سماج ویدک دھرم یعنی آریہ مذہب سے بھاگ رہی ہے۔ تاکہ بچ جائے لیکن آریہ متروں کو یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ انھوں نے اپنے گذشتہ تجربہ سے دیکھ لیا ہے۔ کہ آریہ دھرم انکو بچائے۔ بچانے کے موت کی طرف لیجا رہا ہے۔ اس لئے ان کا یہ اوّلین فرض ہے۔ کہ وہ خداوند تعالیٰ کی پاک آواز کی طرف دھیان دیں۔ اور اسکو اپنا کر کلیان کے مارگ پر چلیں۔ مَیں آپکو اپنے تجربہ کی بنا پر یہ بتا دیتا ہوں۔ کہ بجز اسلام کی شرن میں آنے کے اب ہندوؤں کے لئے اور کوئی بچاؤ کا ذریعہ نہیں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ وہ خدا جو اسلام کا خدا ہے۔ ماں باپ سے زیادہ دیالو ہے اس نے آپ کی بہتری کے لئے حضرت کرشن ثانی جناب مسیح قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو نازل فرما کر آپ پر بڑی دیا درسرشٹی ڈالی ہے۔ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے پاک ارشاد کے مطابق آپ لوگ شکست کی ذلت برداشت کر رہے ہیں۔ اور ویدک دھرم سے پیٹھ بھی پھیر رہے ہیں۔ باوجود شکست

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھانے کے آپ ویدک دھرم کو اپنانے سے قاصر ہیں۔ پیشتر ازیں کہ آپ عدم کی راہ لیں۔ آپ کے لئے یہ بہتر ہے کہ آپ حضرت کرشن ثانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شرن میں آجائیں۔ تا ہلاکت سے بچ جائیں۔ میں آپکو یہ بتا دیتا ہوں۔ اور حق الیقین سے یہ کہتا ہوں۔ کہ اب آپ کے لئے صرف دو راستے ہی ہیں۔ یعنی موت اور زندگی۔ اگر آپ زندگی چاہتے ہیں۔ تو احمدیت کو قبول کر لیں۔ تا ہلاکت سے بچ جائیں۔ یا ویدک دھرم پر چل کر کالعدم کی راہ لیں ÷

شہادت نمبر ۳: آریہ سماج نہ کوئی مذہب ہے۔ نہ فرقہ ہے۔ بلکہ آریہ سماج ایک سوسائٹی کا نام ہے۔

از اخبار ملاپ لاہور ۱۹ر جنوری ۱۹۳۱ء صـ۳ کالم ۱

شہادت نمبر ۴: آج ہمارے آریہ ویروں میں سستی حد درجہ کی بڑھ گئی ہے۔ وہ تھکے ہوئے نظر آتے ہیں۔ آریہ سماج سے انہوں نے منہ موڑ لیا ہے۔ وقتی لہروں کی رَو میں بہے چلے جا رہے ہیں... یہ کہنے سے بھی دریغ نہیں کرتے کہ اب آریہ سماج کی کوئی ضرورت نہیں.... دھرم کی اسوقت کوئی نہیں...... آریہ یووک آریہ سماج میں داخل نہیں ہو رہے۔ جو پہلے تھے وہ اور اور جگہ کام کر رہے ہیں۔ از قلم شریمان روشن لال گپتا۔ بی۔اے اخبار آریہ ویر لاہور ۸ر مگھر سمت ۱۹۸۷ صـ۳

شہادت نمبر ۵: آریہ سماج کے دس اصول اور اسکے داخلے کا پتر اس قسم کا ہے۔ کہ کسی آزاد سے آزاد آدمی کو اس میں داخل ہونے سے گریز نہیں ہو سکتا۔ اور انہی نیموں کو پیش کر کے ہر ایک تعلیم یافتہ آدمی کو آریہ سماج میں داخل ہونے کے لئے پریرا جاتا تھا.... اگر کوئی کہتا تھا کہ میں نے وید تو پڑھے نہیں۔ وید کی تعریف میں کہ یہ ست ودیاؤں کی پستک ہے۔ دلیل دی گئی ہے کہ کیوں اسکا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا چاہیئے۔ ویدوں کو کیسے ایشور کرت یا الہامی مان لوں۔ تو اس کو کہا جاتا تھا۔ کہ آریہ سماج کے نیموں میں کہاں لکھا ہے۔ کہ وید ایشور کرت ہیں.... یہانتک کہ مروجہ کلپت خداؤں کی ہستی سے منکر لوگوں کو بھی آریہ سماج میں داخل ہونے کے لئے انکو اندر سے پریرا جاتا تھا.... جس پرتگیا پر دستخط کر کے ایک شخص آریہ سماج میں داخل ہوتا ہے۔ اس میں یہ نہیں لکھا کہ میں آریہ سماج کے نیموں کو مانتا ہوں.... یہ کسی کا حق نہیں کہ کسی سے پوچھے کہ تو کیا مانتا ہے۔ اور کیا نہیں مانتا ہے۔ یہ ہر ایک کا نج کا معاملہ ہے..... آریہ سماج کا کوئی حق نہیں ہے۔ کہ وہ کسی سے پوچھے کہ تو ویدوں کو الہامی یا ایشور کرت مانتا ہے یا نہیں؟ یہ اس کا نج کا معاملہ ہے.... وید پڑھنے کی چیز ہے نہ کہ ایمان کی چیز۔ سوامی دیانند نے آریہ سماج کو ایک قسم کا سکول بتایا تھا۔ جیسے سکول میں داخل کرنے کے وقت کسی سے یہ نہیں پوچھا جاتا کہ وہ کیا مانتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔اور کیا نہیں مانتا.... اس لئے ہم یہ کہنا چاہتے ہیں۔کہ اگر اسوقت آریہ سماج نوجوانوں کے لئے وہ کشش نہیں رکھتا جیسی کہ یہ پہلے رکھتا تھا۔تو اسکا کارن یہ ہے۔کہ آریہ سماج ایک مت یا فرقہ کی صورت پکڑ رہا ہے۔خود غرض لوگوں نے اسکے ارد گرد سدھانتوں کی باڑ لگا دی ہے۔تاکہ لائق آدمی داخل ہوکر ان کے ہاتھوں میں سے طاقت نہ چھین لے...... سوامی دیانند ہمارے درمیان میں رشی یا پیغمبر کے روپ میں نہیں آیا۔بلکہ پنڈت دیانند سرسوتی کے روپ میں آیا.... اس کا سچا پیرو اسکی بھی کسی بات کو نہیں مانتا اور اس کی کتابوں کی غلطیوں کو بھی ویسے ہی سختی سے کھنڈن کرتا ہے جیسا کہ اس نے پرانوں۔قرآن وغیرہ کا کیا ہے..... ہم نے محض کسی کے کہنے پر کہ ایسا وید میں لکھا ہے۔یا اگر وید کتاب میں دکھا دے تو ہم نے اسکو نہیں مان لینا.... کتاب میں درج ہو جانا مہر نہیں ہے۔محض وید پستکوں میں ہونا کسی بات کے ماننے کی دلیل نہیں.... نوجوانوں کے لئے آریہ سماج کا دروازہ کھولدو..... اس بات کی پروا نہ کرو کہ وہ ایشور کو مانتے ہیں یا نہیں۔وہ کسی بات کو الہامی مانتے ہیں یا نہیں۔-ازلالہ کانشی ناتھ جی بی اے ایل ایل بی کرنال اخبار ہندو لاہور یکم دسمبر ۱۹۳۰ء صفحہ ۲-۱۵و۱۶

آریہ سماج یہ کہا کرتا تھا۔کہ وید آریہ سماج کے پران ہیں۔لیکن آج آریہ سماج کے پران سماپت ہو رہے ہیں۔اور اگر آریہ سماج نے اب بھی وید وید کی رٹ لگانا بند نہ کیا۔تو انشاءاللہ تعالیٰ دنیا دیکھ لیگی۔کہ آریہ سماج کالعدم ہو جائیگی۔ویدوں کو پنرجیوت کرنا تو کجا اپنی ہستی کو بھی کھو دیگی۔آریہ سماج کے لئے یہ بہتر ہے۔کہ گذشتہ را صلوٰۃ اور آئندہ را احتیاط کو مدِنظر رکھتے ہوئے اب ویدوں کا خیال چھوڑ دے۔کیونکہ اب ویدوں کا زمانہ گذر چکا ہے۔جو پھر کبھی واپس نہیں آسکتا۔اسوقت روحانی روشنی کی ضرورت ہے سو ویدوں سے ہرگز حاصل نہیں ہوسکتی یہی وجہ ہے کہ:۔

شہادت نمبر ۶:۔ آریہ سدھانتوں کے وردھ اوشواش پھیلایا جا رہا ہے.... آریہ سماج کے اونچے طبقہ میں آریہ سدھانتوں کے پرتی اوشواش پیدا ہو رہا ہے.... بدقسمت آریہ سماج کے مشنری پیدا کرنے والی سنستھا کے اچاریہ پد کو شوبھت کرنے والے مہانو بھاؤ کو خود رشی دیانند اسکے وید بھاشیہ اور آریہ سدھانتوں پر پورا وشواش نہیں۔اور یہ صرف انہیں پر ہی منحصر نہیں۔ان جیسے اور بھی مہانو بھاؤ ہیں۔جو آریہ سماج میں رہ کر اسکے نیتا روا یدیشک آدمی رہ کر دیانند اور آریہ سدھانتوں سے وشواش گھات کر رہے اور انکے متعلق اشردھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھیلا رہے ہیں...... براہم مہاودیالیہ کے اچاریہ کا بنایا ہوا کوش دیکھو پھر آپکو پتہ لگ جائیگا کہ انہوں نے مہیدھر سے بھی زیادہ سوامی جی کی غلطیاں نکالی ہیں۔ از اخبار آریہ ویر ۱۴ ستمبر ۱۹۳۰ء

شہادت نمبر ۷:- آریہ جاتی موجودہ وقت میں جس طرف جارہی ہے۔ کبھی اُس کا خیال میرے اور تیرے دل میں نہ آیا۔ نام کو تو ہم زندہ ہیں۔ لیکن کبھی غور سے دیکھا۔ کہ زندگی کہاں ہے۔ آج جو لہر زمانہ میں چل رہی ہے۔ وہ ..... زیادہ خطرناک ہے۔ جاتی از خود ناستکتا (دہریت) کی گہری غار میں گرتی ہوئی نظر آرہی ہے۔ ایشور وشواش نوجوانوں سے دُور بھاگ رہا ہے.... ... بھارت کی سبھیتا اور سنسکرتی کو تلانجلی دیتی ہوئی نظر آتی ہے۔ اخبار آریہ ویر ۱۵ مارچ ۱۹۳۱ء

شہادت نمبر ۸:- افسوس آریہ سماج زیادہ دیر تک اپنے پوجیہ پرورتک کی سپرٹ کو قائم نہیں رکھ سکا۔ جسکا پرنام ہے۔ کہ آریہ سماج کی شتھلتا کی آواز آرہی ہے۔ اغیار نے تو آریہ سماج کی طرف اکرشت کیا ہونا ہے۔ خود آریہ سماجی ہی مایوس ہو رہے ہیں۔ آریہ سماج میں نیا داخلہ بند ہو رہا ہے۔ نوجوان آریہ سماج سے برگشتہ ہو رہے ہیں۔ اور سب آریہ سماج سے اداسین ہو کر اِدھر اُدھر بھٹک رہے ہیں۔ از اخبار آریہ ویر ۹ اپریل ۱۹۳۱ء

شہادت نمبر ۹:- آریہ سماجی یہ سمجھنے لگ پڑے ہیں۔ کہ جو ہم نے کرنا تھا۔ ہم ختم کر بیٹھے ہیں .... آریہ جاتیوں کے اندر اپنے سدھانتوں پر وشواش کی کمی آرہی ہے۔ اگر کہنے کو وشواش ہے۔ تو دنیا داری کے لئے۔ ہمارے میں سے سینکڑوں کے دل ڈانواں ڈول ہو رہے ہیں۔ کوئی ناستکتا کی لہر میں بہا جا رہا ہے۔ چاہے وہ کھلم کھلا یہ بات کہنے کو تیار نہیں ہے۔ کوئی ویدوں کو ایشور کرت نہیں مانتا لیکن اس بات کے کہنے سے ڈرتا ہے۔ سماجک جیون مفقود ہوتا نظر آتا ہے۔ از شری یت سورج بھان جی ایم اے ہیڈ ماسٹر ڈی اے وی ہائی سکول لاہور آریہ گزٹ کا رشی نمبر ۷/۱۴ فروری ۱۹۳۱ء صفحہ ۴۵

شہادت نمبر ۱۰:- بعض بھائی ایسے ہیں۔ جو کہ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ آریہ سماج ایک مجلسی اصلاح کرنے والی اور پولیٹیکل کام کرنے والی جماعت ہے۔ مذہب نہ کبھی پہلے اسکے اندر پردھان تھا۔ اور نہ اب اسکے اندر مذہب کا جلوہ ہے۔ گویا یہ مذہبی جماعت نہیں ہے..... ہماری حیرانی اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ جبکہ ہم بعض آریہ بھائیوں کے مُنہ سے بھی یہ الفاظ سُنتے ہیں۔ کہ آریہ سماج میں مذہبی سپرٹ کا ابھاؤ ہے۔ آریہ گزٹ کا رشی نمبر ۷/۱۶ فروری ۱۹۳۱ء۔

شہادت نمبر ۱۱:- ہندو سماج کو جکڑنے والی سب سے بڑی طاقت اسکے سنسکار (فرائض) ہیں.....

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر ہندو بچنا چاہتے ہیں۔ تو ان کے لئے رستہ ایک ہی ہے۔ کہ وہ تمام پُرانے سماجک کو بدل ڈالیں۔
اخبار ہندو لاہور ۲۹۔ دسمبر سنہ ۱۹۳۰ء صفحہ ۵ ک ۲

شہادت نمبر ۱۲:۔ آریہ سنتان ویدوں پر۔ ویدوں کے معتقدوں اور مداحوں پر تمسخر کرتی ہے۔ اور اُن کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ وید کا نام سُنکر اُنکا سینہ پھٹ جاتا ہے۔ چہرہ لال ہو جاتا ہے۔ آنکھیں غصّہ سے بھر جاتی ہیں۔ اور دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے۔ کہ وید کے نام لینے والوں کا سر کچل دیا جاوے۔ ایسی حرکتوں سے تمھارے مٹ جانے کا احتمال ہے۔ روزانہ ملاپ لاہور ۷ار نومبر سنہ ۱۹۲۹ء صفحہ ۳ کالم ۱۔

شہادت نمبر ۱۳:۔ آریہ سماج بھی موجودہ نوجوان نسل کو خشک جان پڑتی ہے۔ آواز آتی ہے۔ ارے بھائی اِس کرانتی یگ میں آریہ سماج میں ہوتی۔ سندھیا یگیوپویت آدی کر پاکھنڈ کرنا گویا پُرانی لکیر کا فقیر بننا ہے۔ انہیں اُڑا دو۔ آریہ سماجی خاندان بھی اب کرانتی کی لہر میں بہے جا رہے ہیں۔ پُرانے رشی۔ پُرانے سمرتی۔ سمرتی کار۔ پُرانے مصنّف سب تھوتھے جان پڑتے ہیں۔ پرکاش لاہور کا رشی نمبر ۲۷ر اکتوبر سنہ ۱۹۲۹ء صفحہ ۲۸

شہادت نمبر ۱۴:۔ آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ دیانند کے چیلے دیانند کے مشن کے دہریت (مخالف) جا رہے ہیں۔ انہیں رشی کے مہان کاریہ سے سچّی لگن دکھائی نہیں دیتی.... شوک مہان شوک آج اس گورو کے چیلے پارٹی بازی کی اگنی کو پرچنڈ کرکے دیانند کے اویش کو خاک میں ملا رہے ہیں۔ اور آپس کی جنگ زرگری میں مزے لے رہے ہیں۔ لُطف یہ کہ وہ اپنی اس کمزوری کو بھی فتح ہی خیال کر رہے ہیں۔ اور یہی الاپ رہے ہیں کہ آریہ سماج روز افزوں ترقی پر ہے۔ آریہ ویر ۲۶ر دسمبر سنہ ۱۹۲۹ء صفحہ ۱ کالم ۲۔

شہادت نمبر ۱۵:۔ ہندوستان کے موجودہ دُکھوں کا ایک بڑا کارن پُرانی سمرتیوں کی غلامی ہے (آریوں کو قدامت وید پر بہت ناز تھا۔ اس لئے انکو اس حوالہ کو خوب آنکھ کھول کر پڑھنا چاہیئے۔ اور غور سے مطالعہ کرنا ادشیہ ہے۔ احمدی شرما) اپنے وقت کے لئے ایک قانون بنایا۔ اس میں جو کچھ بھی لکھا۔ وہ اسوقت کے لئے تھا جس وقت کہ وہ لکھی گئی۔ زمانہ پلٹ گیا دنیا کی شکل کچھ سے کچھ ہو گئی۔ وہ پُرانے قانون کہ جو کسی وقت اچھے سمجھکر بنائے گئے۔ آج بُرے بنے ہوئے ہیں۔ لوگوں کے مُردہ جذبات کو اُبھار کر ان مُردہ سمرتیوں سے چمٹے رہنے کی تلقین کرنا مُردہ بچہ کو مدّتوں تک چھاتی سے لگائے رکھنے والی بندریا بننا ہے۔ جو لوگ دھرم کے نام پر لوگوں کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سمرتیوں کا غلام بنائے رکھنا چاہتے ہیں۔ وہ دنیا کو اندھیرے میں رکھنا چاہتے ہیں.... ملک کے تازہ دل اور تازہ دماغ طبقہ یا جوان اور نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو ملک کی بھلائی کے لئے ان بوسیدہ اور نامعلوم دَوْر کے زمانہ کی مردہ سمرتیوں کو اُٹھا کر پرے کر دینے کے لئے آگے آنا چاہیئے۔ از اخبار امرت کراچی ۳ فروری سنہ ۱۹۳۰ء صفحہ ۲۔

شہادت نمبر ۱۶:۔ (آریہ) جماعت کے اندر سے ویدوں اور شاستروں کے لئے شردھا اور وشواش نشٹ ہو گیا۔ لوگوں کے ہردیوں میں پھر یہ خیال پیدا ہونے لگ پڑا ہے۔ کہ ویدوں اور شاستروں کے اندر وہ اُچیہ باتیں نہیں ہیں۔ جن کا دعویٰ آریہ سماج اپنے لیکھوں اور لیکچروں میں کرتا ہے۔ بعض آریہ سماجیوں کے ہردے میں بھی اوشواش پیدا ہو گیا ہے از مہاتما ہنسراج آریہ گزٹ کارشی نمبر ۱۸/۲۵ پھاگن سمت ۱۹۸۶ صفحہ ۳ کـ۔

شہادت نمبر ۱۷:۔ آریہ سماج نے شروع سے اس بات کا دعویٰ ضرور کیا۔ کہ ویدوں کے اندر سائنس کے سب اصول موجود ہیں۔ لیکن ابھی تک کوئی ایسا آریہ سماجی نہ نکلا۔ جس نے اس دعویٰ کو پایۂ ثبوت تک پہنچایا ہو۔ یا پہنچانے کی کوشش کی ہو۔ آریہ سماج کا نعرہ ہے۔ "واپس چلو ویدوں کو" اگر یہ ادنتی ورد ٹھیک ہے۔ تو واپس جانے کے کوئی معنے نہیں ہیں۔ بلکہ یہ ایک مجنونانہ اور مجرمانہ نعرہ ہے۔ یہ ہم سے بہتوں کے تجربہ میں آیا ہو گا۔ کہ بہت سے اپنے آپکو بلند خیال کہنے والے لوگ آریہ سماجی تحریک میں اسلئے شامل نہیں ہوتے کیونکہ انکو یہ خیال ہی بڑا غلط معلوم ہوتا ہے کہ کبھی انسان پیچھے جا کر بھی آگے بڑھ سکتا ہے؟ اور تو اور لالہ لاجپت رائے نے اس مسئلہ کے زیر اثر ہو کر اس بات کے ماننے سے انکار کر دیا۔ کہ وید مکمل گیان کا پستک ہیں۔ یعنی ایشوریہ گیان ہے۔ آریہ سماج کا مجلسی پروگرام.... مغرب کے اندر کوئی کشش نہیں رکھتا۔ ہندوستان کے اندر بھی اب اسکا مجلسی پروگرام کچھ پھیکا پڑ رہا ہے۔ آریہ گزٹ لاہور رشی نمبر ۱/۲۵ پھاگن سمت ۱۹۸۶ صفحہ ۲۶

شہادت نمبر ۱۸:۔ سو نہ کچھ دیکھا گیان دھرم میں نہ کچھ دیکھا پوتھی میں
کہت کبیر سنو بھائی سادھو جو کچھ دیکھا روٹی میں

جوان کہتے ہیں۔ کہ اس تتو گیان نے۔ ان آتما اور پرماتما کے جھگڑوں نے سوائے سر کو چکر میں ڈالنے کے اور آتما کو مُردہ بنانے کے اور کوئی سنسار کا اپکار نہیں کیا۔ آریہ گزٹ کارشی نمبر ۱۸/۲۵ پھاگن سمت ۱۹۸۶ صفحہ ۳۱

شہادت نمبر ۱۹:۔ آریہ سماج میں نقص یہ آگیا ہے۔ کہ زمانہ بدل گیا ہے۔ اس بدلے ہوئے زمانہ میں ہم وہی پروگرام رکھنا چاہتے ہیں۔ جو ۵۰ سال پہلے تجویز کیا تھا۔ زمانے کی تبدیلی کے ساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئے نئے سوال سامنے آتے ہیں۔ اور ان کے مطابق کام کرنے کا طریقہ بھی بدلنا پڑتا ہے.... زمانہ بدلیگا اور زمانے کی تبدیلی کے ساتھ نئے نئے مسئلے ظہور پذیر ہونگے۔ ان کے حل کیلئے نئی تحریکیں جاری ہونگی۔ آریہ سماج کی شان تو اس بات میں ہے کہ ملک کے سامنے زمانہ کے مطابق نئی تجاویز اور نئے طریقہ عمل پیش کرے۔ جو پروگرام آریہ سماج نے ۵۰ سال پہلے بنایا تھا۔ اس کا Momentum ختم ہوگیا ہے۔ نئے پروگرام کی ضرورت ہے۔ آریہ گزٹ کارتنی نمبر ۱۸/۲۵ پھاگن سمت ۱۹۸۶ صـ۳۲ از لالہ بہادر مل جی ایم اے ۔

شہادت نمبر ۳۰:۔ نوجوانوں کو دیکھو کسی کے سر پر آپکو چوٹی یا گلے میں یگیوپویت نہ ملیگا ویدوں اور شاستروں سے انکار ہی نہیں کیا جاتا بلکہ اُن کا مذاق اُڑایا جاتا ہے۔ یہ حال عام ہندوؤں کا ہی نہیں۔ بلکہ آریہ سماجی بھی اس لہر سے متاثر ہو رہے ہیں...... دھارمک گرنتھوں کے پٹھن۔ سندھیا۔ ہون۔ یا آریہ سماج مندروں ست سنگ کے لئے جانا ان سب باتوں کو فضول سمجھا جا رہا ہے۔ اخبار آریہ گزٹ لاہور ۱۶ اگست سنہ ۱۹۳۰ء صـ۳ کـ۳ ۔

شہادت نمبر ۳۱:۔ کئی بھائی آریہ سماج سے نراش ہو رہے ہیں۔ وہ اُٹھتے بیٹھے چلتے پھرتے اور کھاتے پیتے یہی کہتے دکھائی دیتے ہیں۔ کہ اب آریہ سماج کی کوئی ضرورت نہیں۔ آجکل تو آریہ سماج سبھا سد بننا گویا اپنے آپکو پھوٹ۔ دہمینہ اور دویش کی اگنی میں جلانا ہے۔ آریہ گزٹ ۱۶ اگست سنہ ۱۹۳۰ء صـ۱

اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے میرے پاس اس قسم کی اور بھی بہت سی شہادتیں موجود ہیں مگر میں طوالت کے خوف سے انکو کسی اور وقت کے لئے فی الحال ملتوی کرتا ہوں۔ اور پھر کبھی بوقت ضرورت میں انکو ہدیہ ناظرین کرونگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔

پیشتر ازیں کہ میں اس مضمون کو ختم کروں۔ میں یہ مناسب خیال کرتا ہوں۔ کہ اپنے نونہال۔ قابل قدر۔ احمدیت کے شیدائی اور خلافت کے پروانے احمدی نوجوانوں کی خدمت میں اپنے دل کا حال ظاہر کردوں۔ سو عرض ہے۔ آپ نے یہ دیکھ لیا ہے۔ کہ ارشاد خداوندی کے ماتحت آریہ سماج احمدیت سے شکست کھا چکی ہے۔ اور ساتھ ہی آریہ مذہب سے پیٹھ پھیر چکی ہے۔ قبل اسکے کہ آریہ مذہب عدم کی راہ لے ہمارا یہ اخلاقی اور مذہبی فرض ہے۔ کہ انکو موت کے مُنہ میں جانے سے بچائیں۔ یعنی آریوں کو احمدیت کا پیغام پہنچا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اسوقت آریہ سماج ویدک دھرم سے نہ صرف متنفر ہو رہی ہے۔ بلکہ اسکو تلانجلی دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہی ہے۔ بھائیو! لوہا پگھل چکا ہے۔ اب اسکو احمدیت کے سانچے میں ڈھالنا ہمارا فرض ہے۔ آریہ سماج کے پاؤں اُکھڑ چکے ہیں۔ وہ سرکنڈے کی طرح ادھر اُدھر ٹھوکریں کھا رہی ہے۔ آریہ سماج کی بنیاد کھوکھلی ہو چکی ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:۔ ہندو جاتی کی جڑیں اور اس کی زمین مجھے بالکل کھوکھلی ہوتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے.... ہندو جاتی کی بنیادیں کھوکھلی ہو چکی ہیں۔ ہندو دھرم اور تہذیب کی وہ زمین جس میں قوم کی جڑیں مضبوطی سے گڑھی ہونی چاہئیں۔ ایسی نرم اور کمزور ہو رہی ہے۔ کہ اُس میں جڑوں کو پکڑنے کی طاقت چلی جاتی دکھائی دیتی ہے۔ از بھائی پرمانند ایم اے اخبار آریہ گزٹ ۵۔ جولائی ۱۹۳۰ء صفحہ

پس اے احمدی نوجوانو! اُٹھو۔ کمر ہمت باندھ کر دیوانہ وار تبلیغ احمدیت میں لگ جاؤ۔ فتح و ظفر کا پرچم لہراؤ۔ حضرت کرشن ثانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شیدائیو! دنیا روحانی پانی کے لئے مُنہ کھولے ہوئے تڑپ رہی ہے۔ اسکو احمدیت کا آب حیات پلا کر شانت کرو۔ کامرانی کا سہرہ آپکے سر بندھیگا اور یقیناً آپ کے سر پر کامرانی کا سہرہ ہوگا۔ کامیابی اور بامرادی تمھارے ہمرکاب ہوگی۔ کیونکہ ہمارا پیارا اور زندہ خدا آج سے بہت عرصہ پہلے یہ فرما چکا ہے:۔ مَیں آپکو یقین دلاتا ہوں۔ کہ مجھے یہ بھی صاف لفظوں میں فرمایا گیا ہے۔ کہ پھر ایک دفعہ ہندو مذہب کا اسلام کی طرف زور کے ساتھ رجوع ہوگا۔ ابھی وہ بچے ہیں۔ انہیں معلوم نہیں۔ کہ ایک ہستی قادر مطلق موجود ہے۔ مگر وہ وقت آتا ہے۔ کہ ان کی آنکھیں کھلینگی۔ اور زندہ خدا کو اسکے عجائب کاموں کے ساتھ بجز اسلام کے اور کسی جگہ نہ پائینگے۔ از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اشتہار ۱۲۔ مارچ ۱۸۹۷ء

اے بھائیو! وہ مبارک زمانہ یہی ہے۔ کیونکہ اب ہندو بھائی ہندو دھرم سے متنفر ہو چکے ہیں اور حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا زمانہ بھی اس پر شاہد ناطق ہے۔ کیونکہ حضور پُر نور کے متعلق خداوند تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔ کہ وہ جلد جلد بڑھیگا۔ پس یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ خداوند تعالیٰ کا الہام پورا ہو کر رہیگا۔ اس لئے مُفت کا ثواب حاصل ہونے کا موقعہ ہے۔ اُٹھو اور ثواب حاصل کر لو۔ ؎

مقدر اپنے حق میں عز و شاں ہے ؛ جو ذلت ہے نصیب دشمناں ہے

خاکسار فتح محمد احمدی شرما عفی اللہ عنہ کراچی

احباب ریویو کی توسیع اشاعت کی طرف توجہ فرمائیں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے تاثراتِ قادیان کے متعلق

ایک انگریز نو مسلم مسٹر عبداللہ سکاٹ کے قلم سے

بوجہ اس کے کہ میں پہلا برٹش احمدی ہوں جو مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی فرودگاہ کی زیارت کے لئے گیا۔ اس فرض کا احساس کرتا ہوں کہ اپنے ہم وطنوں کو اس آرٹیکل کے ذریعہ اس مقدس مقام کا تعارف کراؤں ؛

میرا ورود بٹالہ جیسے خوشنما سٹیشن پر گاڑی بدل کر میں اپنے بچے سمیت دو گھنٹہ کے بعد ایک چھوٹے سے مگر خوبصورت سٹیشن قادیان پر ۹۔ مئی سنہ ۱۹۳۱ء کو پہنچ گیا ؛

سٹیشن شہر سے قریباً پونے میل کے فاصلے پر شمال مشرقی طرف واقع ہے۔ پلیٹ فارم سے نکلتے ہی متعدد ٹانگے کھڑے دیکھے۔ ہمیں ان میں سے ایک پر خاص مہمانخانہ کی طرف پہنچایا گیا۔ جہاں پر ہمارا اسباب خدمتگاروں نے اوپر پہنچا دیا اور ہمارے آرام کے لئے ضروری سامان مہیا کر دیا گیا ؛

مہمان خانہ مہمان خانہ ایک کافی وسیع عمارت ہے جس میں تین کمرے نیچے ہیں اور دو اوپر والی منزل میں ہیں اس کے علاوہ ایک غسلخانہ اور بیت الخلاء ہے۔ دو سو گز آگے جا کر ایک دوسرا مہمان خانہ ہے جس کے عقب میں ایک بڑا باورچیخانہ اور مطبخ ہے۔ یہ دونو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ایک ناظر اور کارکنوں کے انتظام کے ماتحت ہیں۔ اوّل الذکر وقتاً فوقتاً مہمانوں کی خبر گیری کے لئے گشت کرتا رہتا ہے اور یہ دریافت کرنے کے لئے کہ آیا کھانے یا دوسری ضروریات کے متعلق کوئی اصلاح پذیر شکایت تو نہیں ؛

ہر روز قریباً تین سو نفوس کو کھانا کھلایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ دسمبر پر جلسہ سالانہ کے ایام میں سترہ بیس ہزار کے مابین اشخاص کے لئے تین چار روز کھانا اور رہائش کا بندوبست کیا جاتا ہے۔ (سینکڑوں مہمان ۱۰ جنوری تک رہتے ہیں) پھر ایسٹر کی تعطیلات کے ایام میں دنیا بھر کی احمدیہ انجمنوں کے مختلف نمائندگان احمدیہ کانفرنس کے لئے حاضر ہوتے ہیں تاکہ سالانہ کارگذاری کے پروگرام اور بجٹ کے ضروری حصّوں پر بحث کی جائے۔ یہ کانفرنس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صرف نمائندگان پر مشتمل ہوتی ہے جن کے لئے حسب حیثیت ضروری انتظامات بہم پہنچائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ یتامیٰ، بیوگان اور مساکین و غرباء کو بھی ضروریات زندگی مہیا کیجاتی ہیں ؛

قادیان کا قصبہ

قادیان کی بستی رقبہ میں تقریباً دو مربع میل اور آبادی کے لحاظ سے سات ہزار ہے ؛

اگرچہ چند سال پیشتر یہ ایک چھوٹا سا غیر معروف گاؤں تھا۔ لیکن اب باہر سے مہاجرین کے مکانات نے اس جگہ کو جہاں ان کے قلوب و ارواح مرکوز ہیں ایک وسیع قصبہ بنا دیا ہے مکانات پختہ اینٹوں اور سیمنٹ سے بنے ہیں اسی طرح شارع عام بھی عموماً پختہ بنے ہیں۔ اہالیان اپنی خوراک اور لباس میں بہت سادہ ہیں اور بہت متواضع خندہ رو اور باحوصلہ ہیں ؛

قرآن شریف میں جنت کی جو تفصیل لکھی ہے کہ وہاں نہ غم ہوگا نہ ڈر اور نہ چغلخوری نہ غیبت نہ جھگڑے اور ہر ایک دوسرے سے السلام علیکم کہکر ملاقی ہوگا۔ وہی بات قادیان میں دیکھ لو ؛ اس دو ماہ کے عرصے میں جب تک میں قادیان میں سکونت پذیر رہا۔ میں نے کبھی کسی کو لڑتے جھگڑتے یا غیبت کرتے نہیں سنا ہر ایک دوسرے کو السلام علیکم کی بلند آواز سے سلام کرتا ہے ؛

احمدیوں کے علاوہ سکھوں اور ہندوؤں کی ایک خاصی آبادی رہتی ہے جو اپنے مذہبی رسوم کو بغیر کسی قسم کے خطرے کے سرانجام دیتے ہیں اور اس زمانے میں جبکہ تمام ہندوستان میں ہندو اور مسلمانوں کی مناقشت ہے۔ ہندو خود احمدیوں کے پُرامن و متواضع ہونے کا اعتراف کرتے ہیں ؛

نشہ کا استعمال ایک ایسی بات ہے جس کو غیر احمدیوں میں بھی سُنا نہیں جاتا۔ اور سگریٹ نوشی پبلک میں کالمعدوم ہے قادیان کے لوگ اگرچہ مذہبی دل کا رجحان رکھتے ہیں مگر باغات کے بارے میں بھی نہایت ہوشیار معلوم ہوتے ہیں جس پر بہت سے خرچ کی ضرورت ہوتی ہے چنانچہ اس کا ثبوت اس چھوٹے سے قصبے میں باغات کی کثرت ہے۔ یہاں پر آپ خدا کے کلام اور احکام کو برخلاف سائنس دانوں کے قول کے متوازی دیکھینگے ؛

شہر کے شمالی حصّے میں ایک اچھا خاصہ بازار ہے جہاں پر تمام ضروریات میسّر ہو سکتی ہیں ؛

حفظانِ صحت

قادیان کی روز افزوں ترقی اور آجکل کی مالی حالت کو مدِّنظر رکھتے ہوئے یہاں حفظان صحت کا پورا پورا انتظام ہے۔ البتہ موجودہ نظام میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قدرے اصلاح کی ضرورت ہے جو امید ہے کہ اپنے وقت پر بجٹ کی زیادتی کے ساتھ ہی مکمل ہو جائیگی *

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پیشگوئی ہے کہ قادیان کی آبادی دریائے بیاس تک جو یہاں سے بارہ میل پرے مشرق کی طرف ہے پھیل جائیگی۔ اس کا بتدریج پورا ہونا صاف ظاہر ہے۔ سڑکیں اور بدررو ئیں روزانہ صاف کیجاتی ہیں اور تمام کوڑا کرکٹ گاڑیوں میں لاد کر باہر لیجایا جاتا ہے *

ایک نیا مذبح بنایا گیا ہے تاکہ گوشت خوروں کے لئے گوشت ضرورت کے مطابق مہیا رہے۔ سمال ٹاؤن کمیٹی تمام میونسپل امور کا انتظام کرتی ہے *

یہاں ایک خاصہ وسیع ہسپتال ہے جو خلیفۂ اوّل حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کے نام پر "نور ہسپتال" کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں ایک عام وارڈ۔ دو پرائیوٹ وارڈز اپریشن روم۔ لیبارٹری۔ مرہم پٹی کا کمرہ۔ کانسلٹنگ روم اور دوائی خانہ ہے۔ اس کے علاوہ صحن میں ایک خوبصورت سا باغیچہ ہے۔ قادیان کے لوگوں کے علاوہ ارد گرد کے دیہات سے ہندو سکھ وغیرہ لوگ علاج کے لئے یہاں آتے ہیں۔ ہسپتال ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب جیسے قابل شخص کے چارج میں ہے اور جن کا سٹاف بھی بہت ہوشیار اور محنتی ہے۔ مَیں نے ہسپتال کو اپنے ذاتی تجربے کی بنا پر پیش کیا ہے۔ کیونکہ میرا بچہ قادیان میں ورود کے دن ہی بیمار پڑ گیا تھا۔ اور دوران مریض میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے اسے اپنا بچہ سمجھ کر علاج کیا۔ اسکو قیمتی ادویہ دی گئیں۔ بدقسمتی سے مرض بڑھتا چلا گیا۔ اس لئے نہایت وسیع حوصلگی سے بار بار دوائیاں تبدیل کی گئیں اور بعض دوسرے ڈاکٹروں کو مشورے کے لئے بلایا گیا۔ تاکہ وہ مرض کی صحیح تشخیص میں مدد دے سکیں بالآخر خدا تعالیٰ کے فضل اور تقدس مآب حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کے فیض سے میرے بچے کو دو ماہ کے عرصے کے بعد صحت ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب غیر معمولی طور پر محنت کش ہیں۔ اور اپنے مریضوں کو پوری توجہ دیتے ہیں۔ مَیں نے خود انہیں ہسپتال کے وقت کے علاوہ دوپہر کی سخت دھوپ میں اپنی طبیعت علیل ہونے کے باوجود مریضوں کی تیمارداری کرتے دیکھا ہے *

تعلیم و تربیت

سلسلہ احمدیہ کی دیگر برکتوں میں سے وہ برکت جس کی اشد ضرورت تھی۔ تعلیم ہے کیونکہ مسلمان جو ایک وقت علم کے مشعل بردار کہلاتے تھے۔ علمائے سُوء کے مجہول فتاویٰ کی وجہ سے جہالت کے گڑھے میں گر گئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہ صرف قادیان ہی میں بلکہ دنیا کے دوسرے حصوں میں بھی سلسلہ احمدیہ نے لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے اپنے مدارس کھول رکھے ہیں۔ قادیان میں اس وقت چار سکول اور دو کالج ہیں یعنی (۱) تعلیم الاسلام ہائی سکول کی شاندار عمارت جو باغات کے درمیان سورج کی تمازت سے محفوظ دو رویہ گل بوٹوں میں گھری کھڑی ہے اس کے دائیں طرف ایک وسیع بورڈنگ ہاؤس اور مسجد طلباء کے لئے ہے جو ہندوستان کے ہر گوشے کے علاوہ سرحد سماٹرا۔ مارشیس وغیرہ سے تعلیم کی خاطر آئے ہوئے ہیں۔ اس جگہ دنیاوی اونچا وقت تعلیم (سیکولر) دی جاتی ہے ؛

دوسرا احمدیہ مدرسہ ہے جس میں مذہبی تعلیم کا عنصر غالب ہے۔ دینیات، فلسفہ، سائنس، اور انگریزی کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ تیسرا گرلز ہائی سکول اور چوتھا پرائمری سکول ہے ؛

پھر جامعہ احمدیہ ہے جہاں مبلغ تیار کئے جاتے ہیں جو وہاں صداقتِ اسلام کے پھیلانے کا شاندار کام کر رہے ہیں۔ آخر میں گرلز کالج ہے جو تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ تقدس مآب حضرت خلیفۃ المسیح نے زنانہ تعلیم کو ترقی دینے کے لئے جاری فرمایا ہے ؛

ڈاک خانہ ڈاکخانہ مسجد اقصیٰ کے قریب میں واقع ہے اور احمدیہ جماعت کی کثیر ڈاک ہونے کی وجہ سے بہت مصروف رہتا ہے۔ صداقت احمدیت کی اشاعت میں وہ بھی حصہ لیتا ہے کیونکہ تمام ضروری لٹریچر اور خط و کتابت اسی محکمہ سے دنیا کے ہر گوشے میں پہنچائی جاتی ہے اس کی ایک دوسری شاخ پرائمری سکول کے نزدیک بھی ہے ؛

ڈاک کی تمام آمد و رفت بڑی تن دہی سے سرانجام دی جاتی ہے ؛

مساجد قادیان کا چھوٹا سا شہر مساجد کی کثرت سے مزین ہے۔ ہر محلہ میں ایک ایک مسجد ہے۔ چند ایک کے نام یہ ہیں :-

مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ، مسجد نور، مسجد دار الرحمت، مسجد دار الفضل، پہلی دو مسجدیں زیادہ مشہور ہیں۔ مسجد مبارک حضرت مسیح موعود کے مکان سے ملحق ہے اس میں تنلو سے زیادہ آدمی پانچوں وقت نماز پڑھتے ہیں ؛

مسجد اقصیٰ سب سے بڑی مسجد ہے۔ اس میں ایک صحن اور ایک بلند منارہ ہے۔ جسے منارۃ المسیح کہا جاتا ہے۔ منارۃ المسیح ارد گرد کے رقبہ میں سب سے اونچا ہے حتّٰی کہ ۹ میل کے فاصلے سے صاف طور پر نظر آجاتا ہے اس کے چار حصے ہیں۔ یعنی تین منزلیں اور ایک کلاک ٹاور جہاں چاروں طرف سے وقت دیکھا جا سکتا ہے۔ سب سے اوپر والی منزل سے پانچوں وقت اذان بلند

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی جاتی ہے۔ منارہ کو ایک مشعل سے تشبیہہ دی جاسکتی ہے جو صداقتِ اسلام کے لئے راہنمائی کرتی ہے اور یہ رات کی تاریکی میں جب روشن ہوتا ہے تو سیح کی نورانی شمع معلوم ہوتی ہے مسجد اقصیٰ چونکہ سب سے بڑی مسجد ہے اس لئے اس میں جمعہ کی نماز پڑھائی جاتی ہے ہر جمعہ یہ مسجد بھرپور ہوتی ہے عورتیں بھی ایک خاص تعداد میں جمعہ کے لئے آتی ہیں ان کے پردے کے انتظام کے لئے ایک لکڑی کا کٹہرا لگایا گیا ہے جہاں سے وہ خطبہ اور قرأت کو آسانی سے سن سکتی ہیں +

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد مرزا غلام مرتضیٰ صاحب منارۃ المسیح کے قریب مسجد کے صحن میں مدفون ہیں +

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ

قادیان پہنچنے کے ایک ہفتہ تک میں حضرت اقدس کے ملنے سے قاصر رہا۔ کیونکہ وہ قادیان سے باہر تشریف فرما تھے۔ ان کی تشریف آوری کے دوسرے دن قاضی محمد علی صاحب کی لاش قادیان لائی گئی اور نماز جنازہ کے بعد بہشتی مقبرہ میں دفن کی گئی اس لئے وہ دن ماتم کا تھا۔ یہ سب باتیں مجھے حضرت صاحب سے ملنے میں مانع رہیں۔ آخر تیسرے روز کے بعد مجھے شرف باریابی حاصل ہوا۔ مجھے اس بات کا اعتراف ہے کہ میں ایسی مقدس ہستی کے ملنے سے ہچکچاتا تھا۔ لیکن جونہی میں نے حضرت اقدس کی ملاقات کے کمرے میں قدم رکھا۔ حضور نے مسکراتے ہوئے میری طرف ہاتھ بڑھایا۔ ان کی نرم اور صاف آواز نے میرے تمام توہمات دور کر دیئے۔ وہ اپنے جلیل القدر عہدہ پر متکبر نہیں ہیں۔ گاؤں کا ایک مزدور بھی آپ سے اسی طرح بلا تکلف گفتگو کر سکتا ہے جیسے کوئی بڑا عہدے دار۔ ان کا لباس بہت اُجلا اور پاکیزہ ہوتا ہے مگر اپنے قصبے کے عام لوگوں کی طرح سادے کپڑے پہنتے ہیں اور گفتگو کرتے وقت مخاطب سے ٹکٹکی لگا کر نہیں دیکھینگے اور نہ وہ کوئی متکبرانہ کلمہ منہ سے نکالینگے جیسا کہ عموماً بڑے عہدوں والے لوگ استعمال کرتے ہیں برخلاف اسکے وہ اپنی نگاہ نیچی رکھتے ہیں اور آہستگی سے بولتے ہیں حتیٰ کہ اپنے ماتحتوں کے ساتھ بھی ان کی آواز میں کوئی فرق نہیں ہوتا باوجودیکہ وہ تحکمانہ انداز سے کسی امر کے متعلق نہیں کہتے (جیسا کہ عموماً دفاتر کے کام کے لئے ضروری ہے) سلسلہ کے تمام کام باقاعدہ طور پر چل رہے ہیں۔ اور کوئی ان کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کرتا +

وہ انگریزی میں آسانی سے گفتگو کر سکتے ہیں +

جمعہ کے دن حضرت اقدس خطبہ پڑھتے اور نماز کی امامت کرتے ہیں جب وہ مسجد میں داخل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتے ہیں تو لوگ تعظیماً اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور اکثر ان میں سے مصافحہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں حال ہی میں ان کی اُنگلی میں پھنسی سے تکلیف تھی اور مصافحہ کے وقت سخت درد ہوتا مگر انہوں نے زبان سے شکایت کا ایک حرف نہیں نکالا۔ پھر ان کو بہت سے رقعے دیئے جاتے ہیں جن میں رقعہ دینے والوں یا ان کے عزیزوں کے لئے دعا کی درخواست ہوتی ہے۔ دوران خطبہ میں تمام ہمہ تن گوش ہو جاتے ہیں گویا انہیں کسی مقناطیسی طاقت نے کھینچ لیا۔ حضرت اقدس ایک حیرت انگیز اور زبردست خطیب ہیں اور اپنے خطبے کو نہایت صاف واضح اور نڈر ہو کر پڑھتے ہیں۔ باقی روزمرہ کی نمازیں بھی حضرت اقدس مسجد مبارک میں پڑھاتے ہیں۔ اور عموماً نماز کے بعد ان کے مرید ارد گرد حلقہ باندھ کر بیٹھ جاتے ہیں آپ کسی مذہبی معاملے کی نسبت اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں۔ نماز والے اوقات کے علاوہ وہ جماعت کے دیگر امور کو سرانجام دیتے ہیں۔ مثلاً اخبارات کیلئے مضامین یا خطوط وغیرہ کے جوابات پرائیویٹ ملاقات ۱۱ بجے سے ۱۲ بجے تک ہوتی ہے ؛

آجکل حضرت اقدس قرآن شریف کی تفسیر لکھنے میں مصروف ہیں جسکے لئے بہت زیادہ دماغی محنت مطلوب ہے ؛

ان کو آرام بہت کم نصیب ہوتا ہے میرے خیال میں ۲۴ گھنٹے میں ان کو اپنی فیملی کے لئے صرف ڈیڑھ دو گھنٹے فرصت ہوتی ہے۔ رات دن وہ اسلام کی خدمت کے لئے ہمہ تن مشغول رہتے ہیں۔ اور ہر وقت سلسلہ کی بہبودی دل سے چاہتے ہیں۔ سلسلہ کے تمام افراد گویا ایک طرح پروانہ وار اتباع کرتے ہیں۔ حتّٰی کہ غیر احمدی ہندو سکھ وغیرہ ان کی بہت عزت کرتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ان سے محبت کرنے سے کوئی رہ نہیں سکتا ؛

سلسلہ کے نظام

سلسلہ کے انتظام کا تمام کام حضرت اقدس کے مختلف سیکرٹریوں کے ماتحت ہے۔ موجودہ وقت میں ان کی اس طرح تقسیم ہے :-

(۱) ناظر اعلیٰ۔ جو کابینہ اجلاس کا پریذیڈنٹ ہوتا ہے۔ اور تمام دوسرے سیکرٹریوں کے کام کی نگرانی کرتا ہے ؛

(۲) ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ تمام تبلیغی سرگرمیوں کا چارج ان کے ہاتھ میں ہے۔ اس کے علاوہ غیر ممالک کے احمدیہ مشن کی نگرانی انہی کے سپرد ہے۔ نیز ایک طرح سے یہ احمدیہ پریس کے (صیغہ طبع و اشاعت) کے ڈائرکٹر بھی ہیں ؛

(۳) ناظر تعلیم و تربیت۔ ان کے چارج میں جماعت کی مذہبی اور اخلاقی تعلیم و تربیت ہے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۴) ناظر امور عامہ۔ ان کے چارج میں سلسلہ کی سوشل، اقتصادی، جوڈیشل اور دیگر مختلف امور کا بندوبست ہے ؛

(۵) ناظر امور خارجہ۔ ان کے چارج میں جماعت کا تعلق گورنمنٹ کے ساتھ اور اسی طرح غیر فرقوں کے ساتھ ہے ؛

(۶) ناظر تالیف و تصنیف۔ اس کا یہ فرض ہے کہ مناسب لٹریچر شایع کرے اور مرکز میں ایک لائبریری مکمل کرے اور ریسرچ کا کام جاری رکھے ؛

(۷) ناظر صنعت و حرفت ؛

(۸) ناظر بیت المال ؛

(۹) ناظر وصیّت ؛

(۱۰) اس کے علاوہ ایک حضرت اقدس کا پرائیویٹ سیکرٹری ہے ؛

پریس

ایک ہفتہ وار۔ ایک انگریزی ماہوار۔ ایک ہفتہ میں تین بار۔ دو ہفتہ وار۔ ایک اُردو ماہوار۔ ایک اُردو مستورات کے لئے مہینہ میں دو بار۔ قادیان سے شائع ہوتے ہیں۔ ماسوا اسکے احمدیہ سکول اور ہائی سکول کے دو سہ ماہی رسائل شائع ہوتے ہیں ؛

لائبریری

قادیان کو پانچ لائبریریوں پر فخر ہے جن میں سے ایک عورتوں کے واسطے ہے۔ سب سے بڑی صادق لائبریری ہے جس میں مذہبی لٹریچر کا وسیع خزانہ موجود ہے اور تمام مذاہب کی سٹینڈرڈ کتب موجود ہیں۔ ڈاکٹر ایس ایم زویمر نے ان لائبریریوں کو ان الفاظ سے تعبیر کیا ہے:۔

"الماریاں جو پُر ہیں انسائیکلو پیڈیاز، ڈکشنریاں، اور عیسائیت کی تردید کی فلاسفیوں سے، گویا ایک اسلحہ خانہ ہے جس سے ناممکن کو ممکن بنا دینا مقصود ہے" اور بیشک یہ مضبوط قلعہ ہے جہاں سے عیسائی مشنریوں کو مُنہ کی کھانی پڑتی ہے"

عورتوں کی حالت

سلسلہ کی عورتوں کی بہبودی کے لئے ایک مرکزی تنظیم لجنہ اماء اللہ کے نام سے قادیان ہیڈکوارٹر میں قائم ہے۔ اس لجنہ کی شاخیں دوسرے شہروں میں بھی موجود ہیں۔ باوجودیکہ صحیح اسلامی پردہ ملحوظ رکھا جاتا ہے ایک خاص تعداد نے انگریزی اور مشرقی علوم کی تعلیم حاصل کرلی ہے آپ یہ سُنکر حیران ہونگے کہ پڑھی ہوئی عورتوں کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شرح پڑھے ہوئے مردوں سے زیادہ ہے ؎

گورنمنٹ سے تعاون

ایک احمدیہ ڈبل کمپنی انڈین ٹیریٹوریل فورس میں۔

(۲) ایک کریمنل ٹرائبز کی اگریکلچرل کولونی۔

(جرائم پیشہ قبائل کی زراعتی نوآبادی)

گورنمنٹ کی خدمات

(۱) جنگ عظیم میں قریباً ایک ہزار احمدیوں نے کام کیا جن میں میدان جنگ میں کئی شہید ہوئے ؎

(۲) پچھلی افغانستان کی جنگ ۱۹۱۹ء میں گورنمنٹ کی خدمت کے لئے کئی والنٹیر پیش کیے گئے ؎

(۳) رولٹ ایکٹ اور عدم تعاون جیسے فتنہ کے ایّام میں احمدیوں نے نمایاں خدمات کیں ؎

فنڈ

فنڈز پبلک چندہ کے ذریعہ اکٹھے کئے جاتے ہیں اور چندہ عام اور زکوٰۃ وغیرہ سے قریباً ہر سال چھ لاکھ روپیہ جمع ہو جاتا ہے ؎

آب رسانی

قادیان میں صرف کوئیں کا پانی استعمال ہوتا ہے۔ لیکن پانی شیریں اور بافراط ہے اور گرمیوں میں تازہ پانی بہت ٹھنڈا ہوتا ہے یہ کوئیں فصلوں اور باغوں کو پانی دینے کے استعمال میں بھی آتے ہیں ؎

بہشتی مقبرہ

بہشتی مقبرہ کی بنیاد کی ابتدا حضرت مسیح موعودؑ کے اپنے ایک الہام کے ذریعہ ہوئی۔ جس کی تعمیل میں انہوں نے اپنی جائداد کا ایک کثیر رقبہ جو ان ایام میں ایک ہزار روپے کی مالیت کا تھا اس کام کے لئے وقف کر دیا۔ اس کی آمد و خرچ کے انتظام کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی ؎

صرف ان ہی لوگوں کو جو اپنی آمد کا کم از کم ۱/۱۰ حصہ یا سلسلہ کی خاطر کوئی قابلِ قدر کام کریں اس جگہ دفن کیا جاتا ہے ؎

سب سے بڑا مدعا اس قبرستان کا یہ ہے کہ آئندہ نسلوں کو بتایا جائے کہ اوّلین احمدیوں نے کیا کیا کارہائے نمایاں اور قربانیاں سلسلہ کی خاطر کیں تاکہ وہ بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی سعی کریں ؎

مقبرہ شہر کے جنوب کی طرف ایک وسیع آموں کے باغیچے جامن انار کھجور وغیرہ کے درختوں کے درمیان واقع ہے حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کا مزار اقدس سُرخ اینٹوں کی چاردیواری کے احاطے میں ہے جس کے شمال جنوب مشرق مغرب چاروں طرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دروازے ہیں۔ اس احاطے کے باہر چاروں طرف حضرت مسیح موعودؑ کے مخلصین کی قبریں ہیں۔ قبریں اس خوبی سے ترتیب دی گئی ہیں ایسا معلوم دیتا ہے کہ اپنے آقا کی حفاظت کے لئے کوئی باقاعدہ فوج قطار باندھ کر کھڑی ہے۔ احاطہ کے قرب و جوار میں حضرت مسیح موعودؑ کے اولین صحابہؓ کی قبریں ہیں۔ جنہوں نے ان کی زندگی میں ہی بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی باقی قبریں ساتھ ساتھ جنوب کی طرف چلی گئی ہیں۔ گویا برگزیدہ روحوں کا رسالہ اپنے منتہائے عظمیٰ کی طرف قدم زن ہے۔

یاایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الیٰ ربک راضیۃ مرضیۃ۔

ہر قبر پر ایک کتبہ مدفون کے نام اور تاریخِ وفات کا لگا ہوا ہے اور یہ سب ایک ہی قدو قامت کے ہیں۔

چند سال پہلے کون جانتا تھا کہ قادیان کا گمنام و غیر معروف گاؤں اور اس خاموش مقام میں رہنے والا اکیلا شخص جس کو جاننے والے یا جاننے کی پرواکرنے والے بہت کم تھے تمام دنیا کی نظروں کا مرجع بن جائیگا۔ اور اس قلیل عرصے میں اتنا مشہور و معروف ہو جائیگا لیکن یہ سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سالہا سال پہلے پیشگوئی کے ذریعے بتادیا تھا۔ (حان ان تعان وتعرف بین الناس یاتون من کل فج عمیق) میری ناقص رائے میں صداقت کی یہی سب سے بڑی دلیل ہے اگر تمام دیگر دلائل کو نظر انداز بھی کردیا جائے۔

سلسلہ احمدیہ اور اس کے مقدس بانی (علیہ السلام) کی شان سے بے خبر حق کے جویا و متلاشی اِدھر آئیں کیونکہ علم و عرفان کی کان اور نور و ہدایت کا چشمہ اسی جگہ یقیناً اسی جگہ ہے۔

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤگے ۔ لو تمھیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے

(ترجمہ جنید ہاشمی بی اے) (عبداللہ آر سکاٹ)

انگریزی ریویو آف ریلیجنز

انگریزی ریویو اب بجائے لنڈن کے قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے۔ اگست ستمبر اکتوبر کے پرچے خریداران کو بھیجے جاچکے ہیں آئندہ اس کا یوم اشاعت ہر مہینے کی دس تاریخ ہے اگر پرچہ ۱۵- تک نہ ملے تو مینجر کو اطلاع دیں۔ یورپ میں تبلیغ کا واحد ذریعہ۔ ذی استطاعت وہاں کی لائبریریوں میں مفت جاری کراکے ثواب دارین لیں۔

(ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سنہ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کے صحیح اعداد

اور صوبہ وار ہندو مسلمان عیسائی وغیرہم کی تعداد

تازہ مردم شماری کے مطابق ہندوستان کی آبادی کے متعلق سرکاری گزٹ میں حسب ذیل اعداد و شمار شائع کیے گئے ہیں:-

تمام ہندوستان کی آبادی ۳۵ کروڑ ۲۹ لاکھ ۸۶ ہزار ۸ سو ۷۶ ہے۔ ان میں ۱۸ کروڑ ۱۹ لاکھ ۲۱ ہزار ۹ سو ۱۴ مرد اور ۱۷ کروڑ ۱۰ لاکھ ۶۴ ہزار ۹ سو ۹۲ عورتیں ہیں۔ جس سے مردم شماری میں سنہ ۱۹۲۱ء کی مردم شماری کی نسبت ۱۰.۶ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے۔

ہندو۔ ہندوستان بھر میں کل ۲۳ کروڑ ۸۳ لاکھ ۳۰ ہزار ۹ سو ۲۷ ہندو ہیں؛

مسلمان۔ تمام ہندوستان میں ۷ کروڑ ۷۷ لاکھ ۴۳ ہزار ۹ سو ۲۸ مسلمان ہیں؛

سکھ۔ تمام ہندوستان میں ۴۳ لاکھ ۶ ہزار ۴ سو ۴۲ سکھ ہیں؛

عیسائی۔ ہندوستان بھر میں کل ۵۹ لاکھ ۶۰ ہزار ۷ سو ۹۴ عیسائی ہیں؛

گورنمنٹ ہند کا بیان ہے۔ کہ مذہب کی رو سے جو مردم شماری بتائی گئی ہے۔ وہ تقریباً ٹھیک سمجھنی چاہیئے۔ بمبئی اور برما کی مردم شماری مذہبی نقطہ خیال سے ٹھیک ٹھیک نہیں معلوم ہو سکی بعض صوبہ جات میں ایسے مذہب والوں کی تعداد علیحدہ نہیں دکھائی گئی ہے۔ جن کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔

ذیل میں مختلف صوبہ جات کی مردم شماری دی جاتی ہے:-

اجمیر و مارواڑ۔ کل آبادی ۵ لاکھ ۶۰ ہزار ۲ سو ۹۲

ہندو۔ ۴۹ لاکھ ۳۱ ہزار ۷ سو ۶۰	مسلمان۔ ۹۷ ہزار ایک سو ۳۳
جین۔ ۱۹ ہزار ۴ سو ۹۷	عیسائی۔ ۶ ہزار ۹ سو ۴۷
سکھ۔ ۳ سو ۱۴	

آسام

کل آبادی۔ ۸۶ لاکھ ۲۲ ہزار ۲ سو ۵۱

ہندو۔ ۴۹ لاکھ ۳۱ ہزار ۷ سو ۶۰	مسلمان۔ ۲۷ لاکھ ۵۵ ہزار ۹ سو ۱۴
جین۔ ۲ ہزار ۳۶۶	سکھ۔ ۲ ہزار ۴ سو ۹۷
بدھ۔ ۱۴ ہزار ۹ سو ۵۵	عیسائی۔ ۲ لاکھ ۲ ہزار ۵ سو ۸۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلوچستان

کل آبادی - ۴ لاکھ ۶۳ ہزار پانچ سو آٹھ

ہندو - ۴۱ ہزار ۴ سو ۳۲
سکھ - ۸ ہزار ۳ سو ۶۸
مسلمان - ۴ لاکھ ۵ ہزار ۳ سو ۹
عیسائی - ۸ ہزار ۴۴

بنگال

کل آبادی - ۵ کروڑ ایک لاکھ ۲۲ ہزار ۵ سو ۱۰

ہندو - ۲ کروڑ ۱۵ لاکھ ۳۷ ہزار ۹ سو ۲۱
بدھ - ۳ لاکھ ۱۵ ہزار ۸ سو ایک
مسلمان - ۲ کروڑ ۷۵ لاکھ ۳۰ ہزار ۳ سو ۲۱
عیسائی - ایک لاکھ ۸۰ ہزار ۵ سو ۷۲

بہار و اڑیسہ

کل آبادی - ۳ کروڑ ۷۶ لاکھ ۷۶ ہزار ۵ سو ۷۶

ہندو - ۳ کروڑ ۱۰ لاکھ ۱۰ ہزار ۳ سو ۶۰
عیسائی - ۳ لاکھ ۴۱ ہزار ۷ سو ۱۰
مسلمان - ۴۲ لاکھ ۶۴ ہزار ۷ سو ۷۶

بمبئی

کل آبادی - ۲ کروڑ ۱۸ لاکھ ۵۴ ہزار ۸ سو ۴۰

ہندو - ایک کروڑ ۶۶ لاکھ ۱۶ ہزار ۸ سو ۶۶
پارسی - ۲۹ ہزار ۵ سو ۴۳
جین - ایک لاکھ ۹۹ ہزار ۹ سو ۷۹
یہودی - ۱۷ ہزار ۴ سو ۴۳
مسلمان - ۴۴ لاکھ ۵۷ ہزار ایک سو ۳۳
سکھ - ۲۰ ہزار ۷ سو ۲۳
عیسائی - ۳ لاکھ ۱۷ ہزار ۴ سو ۴۳

برما

کل آبادی - ایک کروڑ ۴۶ لاکھ ۴۵ ہزار ۹ سو ۶۹

ہندو - ۵ لاکھ ۷۴ ہزار ۶ سو ۹۷
مسلمان - ۶ لاکھ ۶ ہزار ۸ سو ۴۱
جین - ۷۷ ہزار ۸ سو ۹۵

صوبہ متوسط و برار

کل آبادی - ایک کروڑ ۵۵ لاکھ ۷ ہزار ۷ سو ۲۳

ہندو - ایک کروڑ ۳۴ لاکھ ۶۰ ہزار ایک سو ۵
عیسائی - ۵۰ ہزار ۵ سو ۸۴
مسلمان - ۶ لاکھ ۸۲ ہزار ۸ سو ۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کورگ

کُل آبادی - ۶ لاکھ ۳۶ ہزار ۲ سو ۴۶

ہندو - ۳ لاکھ ۹۹ ہزار ۸ سو ۶۳ | مسلمان - ۲ لاکھ ۶ ہزار ۹ سو ۶۰

سِکھ - ۶ ہزار ۴ سو ۳۷ | جَین - ۵ ہزار ۳ سو ۴۵

عیسائی - ۱۶ ہزار ۹ سو ۸۹

مدراس

کُل آبادی - ۴ کروڑ ۶۵ لاکھ ۷۵ ہزار ۶ سو ۷۰

ہندو - ۴ کروڑ ۲۳ لاکھ ۹۲ ہزار ۹ سو | مسلمان - ۳۳ لاکھ ۱۶ ہزار ۸۳

عیسائی - ۱۷ لاکھ ۷۰ ہزار ۳ سو ۲۸

شمال مغربی سرحدی صوبہ

کُل آبادی - ۲۴ لاکھ ۲۵ ہزار ۷۶

مسلمان - ۲۲ لاکھ ۲۷ ہزار ۳ سو ۳ | ہندو - ایک لاکھ ۴۲ ہزار ۹ سو ۷۷

سِکھ - ۴۲ ہزار ۵ سو ۱۰ | عیسائی - ۱۲ ہزار ۲ سو ۱۳

پنجاب

کُل آبادی - ۲ کروڑ ۳۵ لاکھ ۸۰ ہزار ۸ سو ۵۲

ہندو - ۶۳ لاکھ ۲۸ ہزار ۵ سو ۸۸ | مسلمان - ایک کروڑ ۳۳ لاکھ ۳۲ ہزار ۴ سو ۶۰

سِکھ - ۳۰ لاکھ ۶۴ ہزار ایک سو ۴۴ | جَین - ۳۵ ہزار ۲ سو ۸۴

بُدھ - ۵ ہزار ۷ سو ۲۳ | عیسائی - ۴ لاکھ ۱۴ ہزار ۷ سو ۸۸

صوبہ متحدہ

کُل آبادی - ۴ کروڑ ۸۴ لاکھ ۸ ہزار ۷ سو ۶۳

ہندو - ۴ کروڑ ۹ لاکھ ۵ ہزار ۵ سو ۲۳ | مسلمان - ۷۱ لاکھ ۸۱ ہزار ۹ سو ۲۷

سِکھ - ۴۶ ہزار ۵ سو | عیسائی - ۲ لاکھ ۵ ہزار ۹

ریویو کی توسیع اشاعت ہر ایک احمدی دوست کا فرض ہے
تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء پورا ہو ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیسی ریاستوں کی آبادی کے اعداد و شمار

تمام دیسی ریاستوں کی مجموعی آبادی

کُل آبادی	۷۹۰۸۰۵۷۱	مسلمان	۱۰۶۵۸۴۱۸
ہندو	۶۳۹۲۳۷۷	سکھ	۱۱۱۴۲۷۳
بُدھ	۵۶۸۴۱	جین	۷۹۶۶۱۳
عیسائی	۲۴۳۱۰۹۱		

ان اعداد و شمار کی صوبجاتی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

ریاستہائے آسام

کُل آبادی	۶۲۵۰۰۶	مسلمان	۲۴۶۰۰
ہندو	۲۷۳۳۹۰	عیسائی	۴۶۶۶۰

ریاستہائے بلوچستان

کُل آبادی	۴۰۵۱۰۹	مسلمان	۲۹۳۸۸۵
ہندو	۱۱۴۸		

ریاستہائے بڑودہ

کُل آبادی	۲۴۴۳۰۰۷	مسلمان	۱۸۲۶۸۰
ہندو	۲۱۵۲۰۷۱	سِکھ	۵۳۱
جین	۴۸۴۰۸	زردشتی	۷۱۲۷
عیسائی	۷۲۶۲		

ریاستہائے بنگال

کُل آبادی	۹۷۳۳۱۶	مسلمان	۳۱۲۶۱۹
ہندو	۶۴۱۸۹۲	بُدھ	۱۴۵۳۲
عیسائی	۲۷۶۸		

ریاستہائے بہار و اڑیسہ

کُل آبادی	۴۶۵۱۰۷۶	مسلمان	۱۹۸۰۷
ہندو	۴۱۹۲۸۷۸	عیسائی	۷۴۶۱۳

ریاستہائے بمبئی

کُل آبادی	۴۴۶۸۳۴۳	مسلمان	۴۱۴۸۶۵
ہندو	۳۹۳۱۰۵۶	جین	۸۷۳۶۸
زردشتی	۱۴۶۸	عیسائی	۱۶۰۱۱

متوسط ہند ایجنسی

کُل آبادی	۶۶۱۵۱۲۰	مسلمان	۳۷۶۱۷۳
ہندو	۵۸۳۵۴۸۶	جین	۴۹۷۸۰
سکھ	۱۴۲۶	عیسائی	۱۰۴۷۶

ریاستہائے صوبجات متوسط

کُل آبادی	۲۴۸۳۲۱۴	مسلمان	۲۳۲۵۴
ہندو	۱۷۸۸۴۰۱	عیسائی	۵۱۷۰۱

ریاست گوالیار

کُل آبادی	۳۵۲۳۰۷۰	مسلمان	۲۰۴۲۹۷
ہندو	۳۲۷۱۵۷۶	جین	۴۵۰۷۹
عیسائی	۱۱۹۸		

ریاستہائے حیدرآباد

کُل آبادی	۱۴۴۳۷۵۱۴	مسلمان	۱۳۵۰۲۳
ہندو	۱۲۱۷۳۳۲۷	سِکھ	۵۱۹۳
جین	۲۱۵۳۳	عیسائی	۱۵۱۹۴۶

ریاست کشمیر و جموں

کُل آبادی	۳۶۴۶۲۴۴	مسلمان	۲۸۱۷۶۹۵
ہندو	۷۳۴۶۰۷	سکھ	۵۰۶۶۲
بُدھ	۳۸۷۲۵	عیسائی	۲۱۷۷

ریاستہائے مدراس

کُل آبادی	۶۷۵۴۴۸۴	مسلمان	۵۶۷۳۹۶
ہند	۴۳۲۳۱۵۰	عیسائی	۱۹۵۸۸۱۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میسور

کل آبادی	۶۵۵۷۳۰۲	مسلمان	۳۹۸۶۲۸
ہندو	۶۰۱۵۸۸۰	عیسائی	۸۷۵۳۸

ریاستہائے صوبجات متحدہ

کل آبادی	۱۲۰۶۰۷۰	مسلمان	۲۵۲۱۳۱
ہندو	۹۵۰۷۳۴	عیسائی	۲۸۹۰

شمال مغربی صوبہ سرحد کی ایجنسیاں اور قبائلی علاقے

کل آبادی	۶۴۴۵۱	مسلمان	۲۳۰۸۶
ہندو	۱۳۶۵۱	سکھ	۵۴۲۵
عیسائی	۴۲۸۶		

راجپوتانہ ایجنسی

کل آبادی	۱۱۲۲۵۷۱۲	مسلمان	۱۰۶۹۳۲۵
ہندو	۹۵۷۸۸۰۵	سکھ	۴۱۶۰۵
جین	۳۰۰۷۴۸	عیسائی	۵۷۷۸

ریاستہائے پنجاب

کل آبادی	۱۲۰۶۰۷۰	مسلمان	۲۵۲۱۳۱
ہندو	۲۲۷۱۳۳	سکھ	۱۰۰۷۴۸۰
عیسائی	۴۵۶۵		

مغربی ہند کی ریاستوں کی ایجنسی

کل آبادی	۳۹۹۹۲۵۰	مسلمان	۵۴۵۵۶۹
ہندو	۳۲۴۶۸۰۳	جین	۲۰۳۶۲۶
عیسائی	۱۳۹۶		

دُنیا میں مسلمانوں کی تعداد

برٹش ہندوستان

اجمیر ماروا ڑ - ایک لاکھ ایک ہزار سات سو چہتر

انڈمان نکوبار - چار ہزار ایک سو چار

منی پور سٹیٹس - سترہ ہزار چار سو ستاسی

صوبہ آسام - بائیس لاکھ دو ہزار چار سو ساٹھ

بلوچستان (ریاستہائے) تین لاکھ چھیاسٹھ ہزار ایک سو پچانوے -

صوبہ بلوچستان - تین لاکھ ستاسٹھ ہزار دو سو بیاسی -

بڑودہ سٹیٹ - ایک لاکھ باسٹھ ہزار تین سو اٹھائیس -

بنگال - دو کروڑ باون لاکھ دس ہزار آٹھ سو دو -

بہار اڑیسہ سٹیٹس - تین لاکھ چھیاسٹھ ہزار ایک سو پچانوے -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہار اڑیسہ صوبہ - چھتیس لاکھ نوے ہزار -
بمبئی سندھ سٹیٹس آٹھ لاکھ چالیس ہزار چھ سو چھتر -
بمبئی صوبہ - اٹھتیس لاکھ بیس ہزار ایک سو ترپن -
برما - پانچ لاکھ پانچ سو بانوے -
بھوپال - تین لاکھ اکیس ہزار پانچ سو بیس
سی - پی اور برار سٹیٹس - پانچ لاکھ تریسٹھ ہزار پانچ سو تہتر
" صوبہ - اٹھارہ ہزار پانسو اٹھاون -
کورگ - تیرہ ہزار اکیس -
دہلی ضلع - ایک لاکھ اکتالیس ہزار سات سو اٹھاون -
گوالیار سٹیٹ - ایک لاکھ چھہتر ہزار آٹھ سو تراسی -
حیدر آباد دکن - بارہ لاکھ اٹھانوے ہزار دو سو ستتر -
کشمیر - پچیس لاکھ اٹھائیس ہزار پانچ سو چودہ -
مالا بار اور مدراس کی سواحل ریاستیں - تین لاکھ تریسٹھ ہزار نو سو بانوے -
احاطہ مدراس - اٹھائیس لاکھ بیالیس ہزار چار سو اٹھاسی -
میسور - تین لاکھ چالیس ہزار چار سو آٹھ -
صوبہ سرحدی کے قبائل - اکیس ہزار تین سو سینتیس -
" (صوبہ) - بیس لاکھ باسٹھ ہزار سات سو چھیاسی
پنجاب (ریاستیں) تیرہ لاکھ اُنہتر ہزار باسٹھ -
پنجاب - ایک کروڑ چودہ لاکھ چوالیس ہزار تین سو اکیس -
راجپوتانہ سٹیٹس - نو لاکھ تین سو اکتالیس -
یو - پی - دو لاکھ ترتالیس ہزار نو سو پنتیس -
یو - پی (ریاستیں) چونسٹھ لاکھ اکاسی ہزار بتیس -
سیلون (ریاستیں) تین لاکھ آٹھ ہزار چھ سو چورانوے -

برٹش ملیشیا

برٹش شمالی بورنیو: - چالیس ہزار	سارا واک اسی ہزار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برونی	بارہ ہزار	پینگ مع (ویلزی اور ڈنگ ڈنگ)	ایک لاکھ پچاس ہزار
سنگاپور	پچاسی ہزار	ملاکا	ایک لاکھ پچیس ہزار

ملایا سٹیٹس

پیرک	دو لاکھ ستر ہزار	نیگری سیمبلان	ایک لاکھ آٹھ ہزار
سلینگور	ایک لاکھ پچیس ہزار	پہانگ	״ ״ چھبیس ہزار

نان فیڈریٹڈ ملایا سٹیٹس

جوہر	ایک لاکھ ستر ہزار	کلنتان	دو لاکھ پچانوے ہزار
کیڈرہ	دو لاکھ ساٹھ ہزار	ٹرنیگانو	ایک لاکھ ترپن ہزار بانوے
پیرلس	پنتیس ہزار		

چین

کنسو	تیس لاکھ	نیان	سات لاکھ
سن کیانگ	بارہ لاکھ	دیگر صوبے	چالیس لاکھ

ڈچ ایسٹ انڈیز

جاوا	چھتیس کروڑ	سیلیبس	دس لاکھ
سماٹرا	چھ کروڑ چھ ہزار	ملوکس اور نیو گائنا	سات لاکھ
رایو ولینگا	دو لاکھ پنتیس ہزار	تمور	دو لاکھ تیس ہزار
بانکا بلیٹن	ایک لاکھ تیس ہزار	بالی لومباک	پانچ لاکھ پچاس ہزار
بورنیو	پانچ لاکھ چالیس ہزار		

دیگر ممالک

جزائر فلپائن (امریکہ)	چار لاکھ تریالیس ہزار سنتیس۔	ڈچ گائنا	بیس ہزار
		فرنچ گائنا	سات ہزار
دیگر جزائر بحر الکاہل	سات ہزار	ٹرینیڈاڈ	اٹھارہ ہزار
امریکہ	دس ہزار	دیگر ممالک مقبوضہ امریکہ	پندرہ ہزار
برازیل	پچیس ہزار	فرانس	ایک لاکھ
برٹش گائنا	اٹھارہ ہزار	بلجیئم	پانچ ہزار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شمالی افریقہ

مراکو (زیر سایۂ فرانس) سینتالیس لاکھ پچاس ہزار
مراکو (زیر سایۂ سپین) پانچ لاکھ پچاس ہزار
رایوڈی اورو (ہسپینی صحرا) پچاس ہزار
الجیریا اور فرانسیسی صحرائی علاقہ - اکاون لاکھ چوہتر ہزار

ٹیونس (زیر سایۂ فرانس) بیس لاکھ
ٹریپولی ٹینیا (علاقہ اٹلی) پانچ لاکھ اُنہتر ہزار
سیرینیکا 〃 دو لاکھ پچھتر ہزار
مصری سوڈان - تینتیس لاکھ
مصر - ایک کروڑ اٹھائیس لاکھ

مغربی افریقہ

ماریٹینیا (فرنچ) دو لاکھ اکسٹھ ہزار
سینیگال 〃 نو لاکھ پندرہ ہزار
فرنچ سوڈان - چھ لاکھ چوراسی ہزار
فرنچ گائنا سولہ لاکھ
آئوری کوسٹ (فرنچ) ایک لاکھ ستر ہزار
ڈھومی 〃 ستر ہزار
ہاٹی وولٹا 〃 چار لاکھ چوالیس ہزار

نائجر (زنڈر) فرنچ نو لاکھ باون ہزار
برٹش گیمبیا ستر ہزار
پرتگیز گائنا چالیس ہزار
سیرالیون (برٹش) چار لاکھ پچاس ہزار
گولڈ کوسٹ 〃 پچھتر ہزار
ٹوگو (ماتحت فرنچ و برٹش) اسی ہزار
جمہوریت لبرٹی - دو لاکھ

وسطی و جنوبی افریقہ

برٹش نائیجیریا ستتر لاکھ پچانوے ہزار
کیمرون (فرنچ) پانچ لاکھ
اوبانگھی چاری (فرنچ) پچیس ہزار
چاڈ (〃) نو لاکھ بیس ہزار

بلجیئن کانگو پچیس ہزار
نیاسالینڈ (برٹش) ایک لاکھ ساٹھ ہزار
یونین جنوبی افریقہ چھتالیس ہزار
بیچوانا لینڈ (برٹش) نو ہزار

مشرقی افریقہ

مزمبیک (پرتگالی علاقہ) ساٹھ ہزار
مڈغاسکر (فرنچ) چھ لاکھ ستر ہزار
جزائر ری یونین (〃) تیس ہزار
ماریشس (برٹش) پینتالیس ہزار
جزائر سیچیلیس (برٹش) تین ہزار
زنجبار (〃) دو لاکھ

ٹانگانیکا (علاقہ ماتحت برٹش) چار لاکھ
یوگنڈا (برٹش) چھ لاکھ
کینیا کالونی (〃) دس لاکھ
برٹش سومالی لینڈ تین لاکھ
اطالوی 〃 〃 پانچ لاکھ پانچ ہزار
فرنچ 〃 دو لاکھ دس ہزار
اریتھریا (اٹالین کالونی) دو لاکھ اکسٹھ ہزار
ابی سینیا تیس لاکھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشرقی یورپ

البانیا	پانچ لاکھ چونسٹھ ہزار	قبرس	اکسٹھ ہزار
یوگوسلاویا	تیرہ لاکھ سینتیس ہزار	روڈس	بارہ ہزار
بلغاریا	چھ لاکھ نوّے ہزار	رومانیا	دو لاکھ پچاس ہزار
یونان	ایک لاکھ اسّی ہزار	پولینڈ اور لتھونیا	آٹھ ہزار

سوویٹ روس

جمہوریت روس و سائبیریا	دو لاکھ پچانوے ہزار	ازبکستان اور تاجستان	چھ لاکھ
کریمیا	ایک لاکھ ستاسی ہزار	ترکمانستان	دس لاکھ
تاتارستان	اٹھارہ لاکھ	منگولیا	بیس ہزار
شمالی قفقاز	پندرہ لاکھ	آذربائیجان	سولہ لاکھ
بکرستان	سات لاکھ سینتالیس ہزار	جارجیا	تین لاکھ
کازکستان	اکتالیس لاکھ نوّے ہزار	آرمینیا	چھیاسی ہزار

مشرق قریب و وسط

ٹرکی	ایک کروڑ چھبیس لاکھ	فلسطین علاقہ ماتحت برٹش	پانچ لاکھ چھہتر ہزار
عراق برٹش	چھبیس لاکھ چالیس ہزار	ایران	ترانوے لاکھ بیس ہزار
سریا لیبان (فرنچ)	دو لاکھ تیس ہزار	افغانستان	ترسیٹھ لاکھ اسّی ہزار

(ترجمہ عبد الرحمٰن شاکر)

نقشہ اجرت اشتہارات

ریویو آف ریلیجنز کئی لاکھ کی احمدی جماعت کا واحد ماہوار رسالہ ہے اور اسکو نہایت ذوق شوق سے پڑھا جاتا ہے۔ اور اس کے فائل مجلد محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ اشتہار دینے والوں کے لئے بہترین موقع ہے ؛

ضمیمہ ۲ صفحے ۱۲/ سینکڑہ کے حساب سے تقسیم ہوگا۔ اور اُجرت حسب ذیل ہے:۔

سالانہ	ایک صفحہ	۴۰ روپے	نصف صفحہ	۲۳ روپے
چھ ماہ	″	۲۳ ″	″	۱۲ ″
تین ماہ	″	۱۲ ″	″	۷ ″

فی اشاعت ایک صفحہ ½۴ روپے ۔ نصف صفحہ ½۲ روپیہ ۔ فی سطر ۴/

(مینیجر ریویو اردو۔ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگریزی رسالہ ریویو کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

قابلِ توجہ احمدی احباب

"چونکہ ہماری تمام جماعت کو معلوم ہوگا کہ اصل غرض خدا تعالیٰ کی میرے بھیجنے سے یہی ہے کہ جو جو غلطیاں اور گمراہیاں عیسائی مذہب نے پھیلائی ہیں ان کو دور کرکے دنیا کے عام لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کیا جاوے۔ اور اس غرض مذکورہ بالا کو جس کو دوسرے لفظوں میں احادیث صحیحہ میں کسرِ صلیب کے نام سے یاد کیا گیا۔ پورا کیا جائے۔ اس لئے اور انہیں اغراض کے پورا کرنے کیلئے رسالہ انگریزی (ریویو آف ریلیجنز) جاری کیا گیا ہے۔ لیکن اب تک اس رسالہ کے شائع کرنے کے سرمایہ کا انتظام کافی نہیں۔ اگر خدانخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہو گیا تو یہ واقعہ بھی اس سلسلہ کیلئے ایک ماتم ہوگا۔ اس لئے میں پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے مخلص جوانمردوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس رسالہ کی اعانت کے لئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اُردو یا انگریزی کے پیدا ہو جائیں تو یہ رسالہ خاطرخواہ چل نکلے گا۔ اور میری دانست میں اگر بیعت کرنیوالے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں تو اس قدر تعداد کچھ بہت نہیں بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔ سو اے جماعت کے سچے مخلصو! خدا تمہارے ساتھ ہو۔ تم اس کام کیلئے ہمت کرو خدا تمہارے دلوں میں القا کرے کہ یہی وقت ہمت کا ہے۔"

برادران کرام! یہ وہ ارشاد ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے نام جاری فرمایا۔ لیکن افسوس ہے کہ اسوقت تک ہم اس ارشاد کی تعمیل سے قاصر ہیں۔ بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ ہمیں اپنے آقا کا یہ ارشاد بھول ہی گیا ہے۔ تو یہ کہنا کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ پس اب میں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ حکم جماعت کے مخلص احباب کو یاد دلاتا ہوں۔ حضور علیہ السلام کا یہ فرمان سنہ ۱۹۰۳ء میں جاری ہوا۔ اور اسوقت حضورؑ نے فرمایا کہ اگر بیعت کرنیوالے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں تو اسقدر تعداد کچھ بہت نہیں۔ بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔" اب تو خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تعداد اسوقت کی نسبت کئی گنا ترقی کر گئی ہے۔

پس اس لئے اس تعداد کو پورا کرنا کوئی مشکل نہیں۔ سو میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے الفاظ میں کہتا ہوں کہ "اے جماعت کے سچے مخلصو! خدا تمہارے ساتھ ہو۔ تم اس کام کے لئے ہمت کرو۔ خدا تعالیٰ تمہارے دلوں میں القا کرے کہ یہی وقت ہمت کا ہے۔" جو احباب۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اٹھیں گے اور اس کوشش میں لگ جائیں گے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بتائی ہوئی تعداد کو پورا کریں ان کے نام سلسلہ کے اخبارات میں شائع کیے جائیں گے۔ تا دوسرے احباب کو بھی ان کے ذریعہ سے تحریک ہو۔ اور ان کے نام انصار اللہ کی فہرست میں دیکھ کر کوئی دردمند دل ان کے لئے دُعا کرے ؛

احباب مندرجہ ذیل ذرائع سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کی تعمیل کر سکتے ہیں :-

(۱) انگریزی ریویو اور اُردو ریویو کو اپنے نام جاری کرائیں ؛

(۲) جو دوست خود انگریزی نہیں پڑھ سکتے۔ وہ اپنی گرہ سے قیمت ادا کر کے ناظم طبع و اشاعت کو اجازت دیں۔ کہ وہ کسی غیر مسلم یا غیر احمدی کے نام انگریزی رسالہ جاری کر دیں۔ اور احباب انگریزی ریویو کا سالانہ چندہ ہر سال باقاعدہ ادا کرتے رہیں ؛

(۳) جو احباب انگریزی ریویو خود پڑھ سکتے ہیں وہ انگریزی رسالہ صرف اپنے نام جاری نہ کرائیں بلکہ دوسرے لوگوں یعنی غیر مسلموں اور غیر احمدیوں کے نام بھی جاری کرا کے حضرت مسیح موعودؑ کے ارشاد کی تعمیل کرنے والوں کی فہرست میں اپنے آپ کو داخل کریں ؛

(۴) ایک اور ذریعہ بھی ہے۔ جس سے رسالہ کو بہت بڑی مدد مل سکتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اہل علم و اہل قلم احباب رسالہ کے لئے مفید مضامین لکھ کر بھیجیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ رسالہ زیادہ دلچسپ اور زیادہ فائدہ رساں اور زیادہ مقبول ہوگا۔ جس سے خود بخود اس کی اشاعت میں ترقی ہوگی۔ پس کیا کوئی ایسا دوست ہے جو اس طرح رسالہ کی امداد کرنے کیلئے تیار ہو۔ ان کی یہ خدمت نقد روپیہ خرچ کرنے سے بھی زیادہ قیمتی ہوگی۔ ایسے احباب بھی اپنے ارادہ سے خاکسار کو اطلاع بخشیں؛

(۵) احباب جماعت کے افراد کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد سے آگاہ کر کے انکو تحریک کریں کہ وہ مندرجہ بالا چار طریقوں میں سے کسی نہ کسی ایک یا دو طریق سے رسالہ کی توسیع اشاعت میں حصہ لیں؛

(۶) غیر احمدی و غیر مُسلم لوگوں میں رسالہ ریویو انگریزی و اُردو کے خریدار پیدا کرنے کی کوشش کریں ؛

یہ وہ ذریعے ہیں جن سے حضرت مسیح موعودؑ کے حکم کی تعمیل ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر ایک ارشاد کی تعمیل کی توفیق بخشے۔ تا ہم خدا کی فہرست میں حضرت مسیح موعودؑ کے وفادار غلاموں میں لکھے جائیں ؛

(ناظر تالیف و تصنیف قادیان)

ریویو آف ریلیجنز اردو - قادیان دارالامان - ۵ - نومبر سنہ ۱۹۳۱ء - رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۱۷۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بانی

ڈاکٹر ایس کے برمن

ٹی ا بس
ڈاکٹر - ایس - کے - برمن
لمیٹڈ
کلکتہ

منعقدہ
اسٹار
ٹریڈ مارک
SKB
رجسٹرڈ
سنہ ۱۹۸۴ء

پچاس سال سے بے مثل ہندوستانی دوائیوں کے موجد

امراض مستورات میں

ابلاری

امراض مستورات کی دوا

یہ ہر قسم کے امراض مستورات کی مجرّب دوا ہے۔ ایام ماہواری میں حیض کی خرابی سے کم اور زیادہ دنوں میں حیض ہونا رقیق یا جمُا ہوا خون زیادہ یا کم جانا درد کے ساتھ خارج ہونا سر۔ کمر۔ پیڑو اور رانوں میں درد وغیرہ پردرسے کے نقصوں کو دور۔ اور عورتوں کے کمزور جسم کو قوی کرتی ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ عہ ڈاک محصول دس آنہ ۱۰ ر

سوپن ہری

احتلام کی گولی

بہ نجربیہ (قبل از بلوغ غلط کاریوں) کی تعلیم نہ ہونیکی وجہ سے یہ مرض خاصکر نوجوانوں اور طالبعلموں میں پایا جاتا ہے۔ پیشاب کے ساتھ منی کا خارج ہونا۔ خواب میں منی کا نکلنا سر میں چکر قوّت حافظہ کی کمی وغیرہ اس کی علامتیں ہیں۔

"سوپن ہری" میں کوئی جوش پیدا کرنیوالی دوا نہ ہونے کی وجہ سے یہ فوراً اپنا اثر دکھلاتی ہے۔

قیمت ۳۰ گولی دو ہفتہ کی خوراک ایک روپیہ عہ ڈاک محصول تین شیشی تک سات آنہ ۷ ر

نوٹ:۔ ہماری دوائیں سب جگہ دوا خانوں میں فروخت ہوتی ہیں ڈاک خرچ بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ اسلئے اسکی کفایت کے واسطے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیں ÷

صیغہ نمبر (۱۱۷) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ - قادیان (گوجرانوالہ) میں ایجنٹ کی ضرورت ہے ÷

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھپا کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا